جان پہچان

ساتویں جماعت کے لیے اردو کی درسی کتاب

4722

© NCERT not to be republished

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

4722-JAAN PEHCHAN,L2
Textbook for Class VII

ISBN 978-93-5007-021-5

پہلا ایڈیشن

مارچ 2010 چیتر 1932

دیگر طباعت

جنوری 2015 ماگھ 1936
فروری 2016 پھالگن 1937
اپریل 2017 چیتر 1939
جنوری 2018 پوش 1939
فروری 2019 پھالگن 1940
نومبر 2019 کارتک 1941
مارچ 2021 چیتر 1943 (NTR)

PD NTR SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2010

قیمت : ₹ 60.00

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے

میں چھپوا کر پبلی

کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

جُملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یاد داشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظرِ ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چٹپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصوّر ہوگی اور ناقابلِ قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
سری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر (انچارج)	:	وپن دیوان
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن آفیسر	:	عبدالنعیم

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ—2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچّوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ سبھی اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہوکر، نئی معلومات مرتّب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محلِ وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوّزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے نظام الاوقات (Time-Table) اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روز مرہ معمولات میں نرمی کی اتنی ہی اہمیت یا ضرورت ہے جتنی کہ سالانہ کیلینڈر کے نفاذ اور محنت کی، تاکہ تدریس کے لیے دست یاب مدت کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور انداز قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ نصابی کتاب بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ پیدا کرنے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک موثر

© NCERT not to be republished

ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیلِ نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دست یاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث ومباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ''کمیٹی برائے درسی کتاب'' کی مخلصانہ کوششوں کی شکرگزار ہے۔ کونسل زبانوں کی مشاورتی کمیٹی برائے زبان کے چیئرمین پروفیسر نامور سنگھ اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر شمیم حنفی کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکرگزار ہیں۔ ہم ان سبھی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل، حکومتِ ہند کے شعبے برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیرمقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غوروفکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

نئی دہلی

اکتوبر 2009

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

اس کتاب کے بارے میں

جدید ہندوستانی زبانوں میں اردو کی خاص اہمیت ہے ۔ یہ ملک کے مختلف صوبوں میں بولی ،سمجھی اور پڑھائی جاتی ہے ۔ سہ لسانی فارمولے کے تحت اردو کی تعلیم پر ہندوستان کی بعض ریاستیں توجہ کرتی رہی ہیں لیکن درسی کتابیں فراہم نہ ہونے کی وجہ سے ان ریاستوں کو بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ ان مشکلات پر قابو پانے کے لیے نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، نئی دہلی نے ایک منصوبہ تیار کیا ہے تاکہ اردو کی نئی درسی کتابیں آسانی سے اسکولوں کو فراہم کی جاسکیں ۔

مادری زبان کی تعلیم کے لیے پہلی سے بارہویں جماعت تک اردو میں درسی کتابیں کونسل کے ذریعے پہلے ہی فراہم کی جا چکی ہیں ۔ اب کونسل نے ثانوی زبان کی تعلیم کے لیے چھٹی سے دسویں جماعت تک اور تیسری زبان کی تعلیم کے لیے ساتویں سے دسویں جماعت تک اردو میں نئی درسی کتابیں ’قومی درسیات کا خاکہ 2005 ‘ کے مطابق تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ دسویں جماعت تک اردو بہ طور ثانوی زبان کے پڑھنے والے طالب علموں کی استعداد مادری زبان اردو کی تعلیم کے کم و بیش آٹھویں درجے کے معیار تک اور دسویں جماعت تک اردو بہ طور تیسری زبان کے پڑھنے والے طالب علموں کی استعداد مادری زبان اردو کی تعلیم کے کم وبیش چھٹے درجے کے معیار تک ہونی چاہیے ۔ ان زبانوں کی تعلیم کا بنیادی مقصد طلبا کو ایک ایسے سماج میں فعال شرکت کے لیے تیار کرنا ہے جس میں ایک سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں ۔

کونسل کے زیر اہتمام تیار کردہ یہ نئی درسی کتاب یعنی ’’ جان پہچان‘‘ ساتویں جماعت کے طالب علموں کو اردو ،بحیثیت ثانوی زبان پڑھانے کے لیے ہے ۔ دوسری زبان کی تعلیم کا آغاز اسکولوں میں چوں کہ چھٹی جماعت سے تجویز کیا گیا ہے لہٰذا مذکورہ درسی کتاب اس سلسلے کی دوسری کتاب کی حیثیت رکھتی ہے ۔ اس کا مقصد طلبا کو بنیادی زبان سے واقف کرانا اور مختلف قسم کی معلومات فراہم کرانا ہے ۔ اس کی تالیف و تدوین میں موجودہ تعلیمی ضروریات کے علاوہ قومی ،سماجی اور اخلاقی اقدار کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے لیکن اس بات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے کہ بچوں کو براہِ راست نصیحتیں نہ کی جائیں بلکہ زبان کی تدریس کے دوران اُن کے اندر خود اِن قدروں کا شعور پیدا ہو سکے ۔

© NCERT not to be republished

اسباق کے انتخاب میں 'قومی درسیات کا خاکہ 2005' کے ساتھ ساتھ بچوں کی عمر، دل چسپی اور نفسیات کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں اسباق کی مجموعی تعداد بیس ہے۔ ان میں سات نظمیں، چھے کہانیاں اور سات مضامین ہیں۔

مشقوں میں زیادہ سے زیادہ تنوع پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ طالب علموں میں نہ صرف اردو زبان سے محبت کا جذبہ پیدا ہو بلکہ وہ بہ آسانی معیاری اردو بولنا، پڑھنا اور لکھنا بھی سیکھ جائیں۔ مشقیں اس طرح وضع کی گئی ہیں کہ طالب علموں کی فکری صلاحیت میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ زبان کی بنیادی مہارتوں کا بھی فروغ ہوتا رہے۔ رٹنے کے طریقۂ کار سے گریز کرتے ہوئے افہام وتفہیم پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ مشقوں کے ذریعے اس کتاب کو زیادہ آسان، دل چسپ اور کارآمد بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو اردو اساتذہ، ماہرینِ مضمون اور ایک خصوصی صلاح کار پر مشتمل تھی۔ ان سب کے اشتراک وتعاون سے ہی اس کتاب کو آخری شکل دی گئی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب مطلوبہ معیار کے مطابق طالب علموں کی ضرورتوں کو پورا کر سکے گی۔ اساتذہ اور ماہرینِ مضمون سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب سے متعلق اپنے عملی اور تدریسی تجربات کی روشنی میں ہمیں مشوروں سے نوازیں تاکہ آئندہ اسے مزید بہتر بنایا جا سکے۔

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے درسی کتاب

چیئرمین، مشاورتی کمیٹی برائے زبان

نامورسنگھ، پروفیسر ایمرٹس، جواہرلال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

خصوصی صلاح کار

شمیم حنفی، ریٹائرڈ پروفیسر، جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی

چیف کوآرڈی نیٹر

رام جنم شرما، سابق پروفیسراورھیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، نئی دہلی

اراکین

اشفاق احمد عارفی، اردو آفیسر، اردو سیل، آرٹ کلچر اور لینگویج ڈپارٹمنٹ، دہلی سکریٹرئیٹ، نئی دہلی

خسرو متین، پی جی ٹی اردو، گورنمنٹ بوائز سینئر سیکنڈری اسکول، اوکھلا، نئی دہلی

شرف النہار، صدر شعبۂ اردو، ڈاکٹر رفیق زکریا کالج فار ویمن، اورنگ آباد، مہاراشٹرا

صاحب علی، پروفیسر اور صدر شعبۂ اردو، یونیورسٹی آف ممبئی، کالینا، ممبئی، مہاراشٹرا

طارق سعید، صدر شعبۂ اردو، ساکیت پی جی کالج، اودھ یونیورسٹی، فیض آباد، اتر پردیش

غلام حسین، صدر شعبۂ اردو، گورنمنٹ مادھو کالج، اجین، مدھیہ پردیش

قمرالہدیٰ فریدی، ریڈر، شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش

© NCERT not to be republished

مجتبیٰ حسین، 502، میہار ریجنسی، اے سی گارڈ، حیدر آباد

محمد عبدالخالق، گورنمنٹ بوائز سینئر سیکنڈری اسکول نمبر 2، جامع مسجد، دہلی

ممبر کوآرڈی نیٹر

محمد معظم الدین، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

اظہارِ تشکر

اس کتاب میں کنول ڈبائیوی کی نظم 'میرا ہندوستان وطن'، مظفر حنفی کی نظم 'ہر انسان برابر ہے' اور کوثر صدیقی کی نظم 'پانی' شامل کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ دو نظمیں یعنی 'قلم' اور 'نیل گگن میں تارے' بالترتیب 'برگِ نو' (دوسرا حصہ) مغربی بنگال پرائمری ایجوکیشن بورڈ اور ماہنامہ 'امنگ' نئی دہلی نومبر 2001 سے ماخوذ ہیں۔ کہانیوں میں 'طوطے کی چالاکی'، 'موقع پرست' اور سونے کا چوہا بالترتیب مولانا روم کی کہانیاں، نشاۃ اردو۔ القلم پبلی کیشنز حصہ 5 اور لوک کہانی سے ماخوذ ہیں۔ مضمون 'کُونین' شنکر دیو پرساد کی ہندی کتاب 'انجانے میں ہوئے آوِسکار' (پرکاشن وبھاگ، بھارت سرکار) سے لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر سراج انور، ریڈر، پی پی ایم ای ڈی نے چاند بی بی کے والد اور ان کے شوہر کے بارے میں تفصیلات فراہم کی۔

کونسل ان تخلیقات کے لیے ان سبھی کی شکر گزار ہے۔ اپنا کام خود کرو، سادگی، بسنت، کولتار، کون بڑا ہے، پیدل سے ہوائی جہاز تک اور اردو زباں ہماری یہ سبھی اسباق NCERT کی مختلف درسی کتابوں سے لیے گئے ہیں۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل ان حضرات کی بھی شکر گزار ہے: کاپی ایڈیٹر ڈاکٹر ارشاد نیر، ڈی ٹی پی آپریٹرز، ساجد خلیل، ابوالحسن، فلاح الدین فلاحی اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشِک۔

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیَر مَذہَبی عَوامی جَمہُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

© NCERT not to be republished

ترتیب

	پیش لفظ			iii
	اس کتاب کے بارے میں			v
.1	میرا ہندوستان وطن	(نظم)	کنولؔ ڈبائیوی	1
.2	اپنا کام خود کرو	(کہانی)		7
.3	کُونین	(مضمون)		13
.4	ہر انسان برابر ہے	(نظم)	مظفؔر حنفی	17
.5	سادگی	(شخصیت)		23
.6	آگرے کا سفر	(مضمون)		28
.7	بسنت	(نظم)	نظیؔر لدھیانوی	33
.8	طوطے کی چالاکی	(کہانی)		37
.9	کولتار	(مضمون)		43
.10	پانی	(نظم)	کوثؔر صدیقی	48
.11	چاند بی بی	(شخصیت)		52
.12	کون بڑا ہے	(کہانی)		57
.13	قلم	(نظم)	ماخوذ	63
.14	سونے کا چوہا	(کہانی)		67
.15	پیدل سے ہوائی جہاز تک	(مضمون)		74

© NCERT not to be republished

.16	نیل گگن میں تارے	(نظم)	شریف احمد شریفؔ	80
.17	موقع پرست	(کہانی)		86
.18	پرندوں کا شیدائی	(شخصیت)		92
.19	اردو زباں ہماری	(نظم)	ماخوذ	98
.20	چڑیا گھر کی سیر	(ماحولیات)		101

© NCERT not to be republished

سبق - 1

میرا ہندوستان وطن

رِشیوں کا اِستھان وطن   ویروں کا ایمان وطن
ولیوں کا ارمان وطن   ہر ہندی کی جان وطن
کُل دنیا کی شان وطن
میرا ہندوستان وطن

گوتم کے ماتھے کی شِکن   نانک چشتیؒ کا تن من
نہرو گاندھی کا مَسکن   ظُلمت میں پُر نوُر کرن
وِدّوانوں کی کھان وطن
میرا ہندوستان وطن

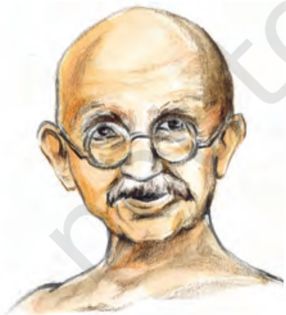

© NCERT not to be republished

اُلفت کا پیغام ہے یہ قدرت کا انعام ہے یہ
سب کو رنگیں جام ہے یہ ہر دل کا آرام ہے یہ

خوشیوں کا اعلان وطن
میرا ہندوستان وطن

ایک وطن ہے ، ایک ہیں ہم اس میں لیا ہے سب نے جنم
سب قومیں مل کر باہَم دوُر کریں بھارت کا اَلم

ہے ہم سب کی شان وطن
میرا ہندوستان وطن

(کنولؔ ڈبائیوی)

© NCERT not to be republished

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے :

رِشی	:	سادھو، جوگی
ولی	:	خدا کا دوست، خدا پرست
شِکن	:	سِلوٹ
مَسکن	:	رہنے کی جگہ
ظُلمت	:	اندھیرا، تاریکی
پُرنُور	:	نور سے بھرا ہوا، رَوشن
اُلفت	:	پیار، محبت
قدرت کا انعام	:	خُدا کا انعام
جام	:	پیالہ
باہم	:	مِل جُل کر
اَلم	:	دُکھ، مصیبت

2. سوچیے اور بتائیے :

1. شاعر نے ہندوستان کو دنیا کی شان کیوں کہا ہے؟
2. ظُلمت میں پُرنُور کرن سے کیا مراد ہے؟
3. شاعر نے ہندوستان کو قدرت کا انعام کیوں کہا ہے؟

© NCERT not to be republished

4. بھارت کا اَلَم کس طرح دُور کیا جا سکتا ہے؟

3. نیچے دیے ہوئے مصرعوں کو مناسب لفظوں سے پُر کیجیے :

.... کا استھان وطن

ہر ہندی کی .... وطن

میرا .... وطن

ہر دل کا .... ہے یہ

ایک وطن ہے .... ہیں ہم

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے واحد لکھیے :

جمع	رشیوں	ویروں	ولیوں	خوشیوں	قومیں
واحد	....	....	....	....	....

5. نیچے دیے لفظوں کے حروف الگ الگ لکھیے :

ایمان =					
ارمان =					
پیغام =					
انعام =					
اعلان =					

© NCERT not to be republished

6. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو غور سے پڑھیے

صبح : شام رات : دن کم : زیادہ

ان میں صبح اور شام، رات اور دن، کم اور زیادہ ایک دوسرے کے مخالف یعنی الٹے معنی دیتے ہیں۔ ایسے لفظوں کو آپس میں متضاد کہتے ہیں۔ اس مثال کی روشنی میں حصہ 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:

الف	ب
وطن	پاس
ظلمت	تکلیف
الفت	پردیس
انعام	نور
آرام	نفرت
دُور	سزا

7. اس نظم کا کون سا بند آپ کو پسند ہے؟ لکھیے۔

8. خوش خط لکھیے:

ایمان	....	....	....	....	....
شکن	....	....	....	....	....
چشتی	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

پیغام	....
انعام	....

9. اس نظم کو زبانی یاد کیجیے اور اپنے اسکول کے سالانہ جلسے میں پیش کیجیے:

© NCERT not to be republished

4722CH02

سبق – 2

اپنا کام خود کرو

گیہوں کے کھیت میں ایک چڑیا اپنے تین چھوٹے چھوٹے بچّوں کے ساتھ رہتی تھی۔ جب چڑیا باہر چلی جاتی، بچّے گھونسلے میں ہی کھیلتے رہتے۔ کچھ دن گزر گئے۔ اب چڑیا کے بچّے بڑے ہو گئے تھے لیکن ابھی اُڑ نہیں سکتے تھے۔

ایک دن چڑیا دانہ لانے باہر گئی ہوئی تھی۔ بچّوں نے دیکھا کہ کسان اور اُس کا بیٹا باتیں کرتے ہوئے کھیت کی طرف آ رہے ہیں۔

”دیکھو، دیکھو، کوئی آ رہا ہے“ ایک بچّے نے کہا۔

”چُپ رہو، وہ ہمیں دیکھ لیں گے“ دوسرے نے کہا۔

بچّے چپ ہو گئے۔

کھیت کے پاس آ کر کسان نے گیہوں کا ایک پودا اپنے بیٹے کو دکھایا اور کہا: ”دیکھو! جب گیہوں پکنے لگتا ہے تو ایسا ہو جاتا ہے۔ اب دو تین دن میں ہی اس کو کاٹ لینا چاہیے۔ اسے ہم اپنے پڑوسیوں سے کٹوا لیں گے۔ چلو بیٹا ہم ان سے کہہ دیں۔“

© NCERT not to be republished

کسان کی یہ باتیں سن کر چڑیا کے بچّے ڈر گئے۔ انھوں نے سوچا کہ گیہوں کٹنے کے بعد ہم کھیت میں نہیں رہ سکتے۔ کچھ دیر بعد چڑیا آ گئی۔

''چیں چیں، چیں چیں'' سب بچّے ایک ساتھ چلّانے لگے۔

''ماں ماں! چلو، یہاں سے چلیں'' ایک نے کہا۔

''مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے'' دوسرے نے کہا۔

تیسرا بولا: ''ماں، یہاں سے کسی دوسری جگہ چلو۔''

چڑیا نے پوچھا: ''کیوں' کیا بات ہے؟ تم سب کیوں ڈر رہے ہو''؟

ایک بچّے نے کہا: ''ماں! جب تم دانہ لانے گئی ہوئی تھیں، تب کسان اور اس کا بیٹا یہاں آئے تھے، کسان کہہ رہا تھا کہ دو تین دن میں گیہوں پک جائے گا۔''

دوسرے بچّے نے کہا: ''وہ اپنے پڑوسیوں سے گیہوں کٹوائے گا، وہ ان سے کہنے گیا ہے۔''

چڑیا نے پوچھا: ''کیا وہ خود نہیں کاٹے گا؟''

''ہاں، وہ یہی کہہ رہا تھا۔'' بچّوں نے بتایا۔

چڑیا نے کہا: ''تو پھر ڈرو مت۔ اپنا کام چھوڑ کر دوسرے کا کام کوئی نہیں کرتا۔ اُس کے پڑوسی گیہوں کاٹنے نہیں آئیں گے، ہم یہیں رہیں گے۔''

تین دن گُزر گئے، گیہوں کاٹنے کوئی نہیں آیا۔

اگلے دن جب چڑیا باہر گئی ہوئی تھی، کسان اور اس کا بیٹا پھر کھیت پر آئے۔ کسان نے کچھ پودوں کو ہاتھ میں لے کر کہا: ''پڑوسی تو نہیں آئے، کل اِنھیں کاٹنے کے لیے مَیں اپنے بھائیوں سے کہوں گا، وہ کاٹ دیں گے۔ چلو بیٹا ہم ان سے کہہ دیں۔'' جب شام کو چڑیا دانہ لے کر آئی تو بچّوں نے اُسے ساری بات بتا دی۔ چڑیا نے کہا:

''ڈرومت ۔ اس کے بھائی بھی نہیں آئیں گے۔ ان کے پاس اپنے کام ہیں۔''

اگلے دن بھی گیہوں کاٹنے کوئی نہیں آیا۔

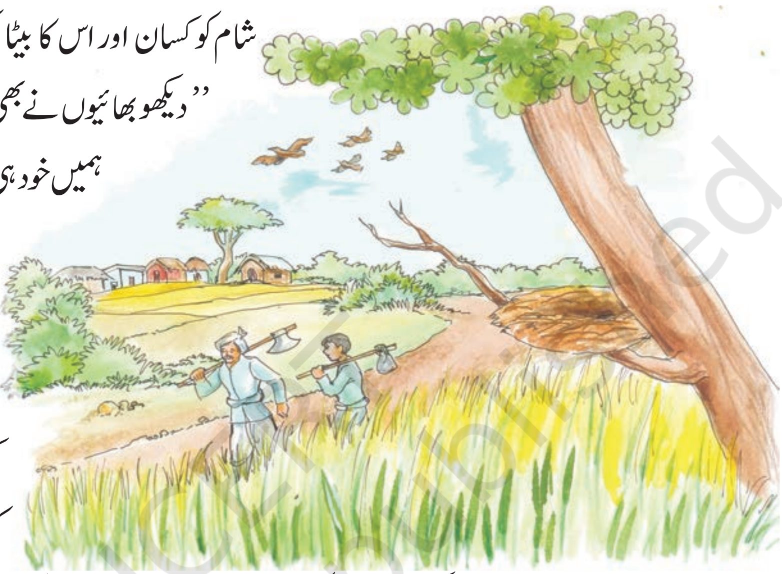

شام کو کسان اور اس کا بیٹا کھیت پر آئے۔ کسان نے کہا: ''دیکھو بھائیوں نے بھی ہمارا گیہوں نہیں کاٹا۔ اپنا کام ہمیں خود ہی کرنا پڑے گا ورنہ گیہوں خراب ہوجائے گا۔ چلو کل ہم خود کاٹیں گے۔''

شام کو چڑیا نے جب بچوں سے کسان کی یہ بات سُنی تو اس نے کہا: ''اب ہمیں یہاں سے کسی دوسری جگہ چلے جانا چاہیے۔ کسان گیہوں کاٹنے کل ضرور آئے گا۔ اب تو تم اُڑ بھی سکتے ہو۔''

اگلے دن کسان اور اُس کا بیٹا خود ہی گیہوں کاٹنے آئے۔

چڑیا اور اس کے بچّے ان کے آنے سے پہلے ہی کھیت سے جا چکے تھے۔

مشق

1. سوچیے اور بتائیے:

1. چڑیا جب دانہ لانے گئی تھی تو چڑیا کے بچّوں نے کیا دیکھا؟

© NCERT not to be republished

2. کھیت کے پاس آ کر کسان نے اپنے بیٹے سے کیا کہا؟
3. چڑیا کے بچّے کسان کی بات سن کر کیوں ڈر گئے؟
4. چڑیا نے اپنے بچّوں کو کس طرح سمجھایا؟
5. اگلے دن کسان نے اپنے بیٹے سے کیا کہا؟

2. نیچے دیے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگھوں کو بھریے:

خود　　کوئی　　اُڑ　　دانہ　　ڈر　　چڑیا

1. چڑیا کے بچّے بڑے ہو گئے تھے لیکن ابھی .... نہیں سکتے تھے۔
2. ایک دن .... دانہ لانے باہر گئی ہوئی تھی۔
3. کسان کی باتیں سن کر چڑیا کے بچّے .... گئے۔
4. اپنا کام چھوڑ کر دوسرے کا کام .... نہیں کرتا۔
5. اگلے دن کسان اور اس کا بیٹا .... ہی گیہوں کاٹنے آئے۔

3. نیچے دیے ہوئے جملوں کو غور سے پڑھیے:

1. چڑیا اپنے بچوں کے ساتھ رہتی تھی۔　　کسان کی باتیں سن کر چڑیا کے بچے ڈر گئے۔
2. کسان اور اس کا بیٹا باتیں کرتے ہوئے کھیت کی طرف آ رہے ہیں۔
3. اسے ہم پڑوسیوں سے کٹوا لیں گے۔　　دو تین دن میں گیہوں پک جائے گا۔

ان جملوں میں 'رہنا'، 'ڈرنا'، 'باتیں کرنا'، 'آنا'، 'کٹوانا' اور 'پکنا' جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان سے کسی نہ کسی کام کے کرنے یا ہونے کا پتہ چل رہا ہے۔ ایسے لفظوں کو فعل کہتے ہیں۔ یعنی 'فعل' وہ کلمہ ہے

© NCERT not to be republished

جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا علم ہو۔

4. اوپر دیے ہوئے جملوں کو ایک بار پھر غور سے پڑھیے:

پہلی مثال میں 'رہتی تھی'، 'ڈر گئے'، دوسری مثال میں 'باتیں کرتے ہوئے'، 'آ رہے ہیں' اور تیسری مثال میں 'کٹوالیں گے' اور 'پک جائے گا' جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ پہلی مثال سے پتہ چلتا ہے کہ کام ہو چکا ہے۔ دوسری مثال میں کام کے جاری رہنے کا علم ہو رہا ہے۔ تیسری مثال میں آئندہ زمانے میں کام ہونے کے بارے میں کہا گیا ہے۔ گویا زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں کی گئی ہیں:

1. **فعل ماضی** : وہ فعل ہے جس سے معلوم ہو کہ کام گزرے ہوئے زمانے میں کیا گیا ہے۔
   جیسے: چڑیا اپنے بچوں کے ساتھ رہتی تھی، کسان کی باتیں سن کر چڑیا کے بچے ڈر گئے۔
2. **فعل حال** : وہ فعل ہے جس سے موجودہ زمانے میں کام جاری رہنے کا علم ہوتا ہے۔
   جیسے: کسان اور اس کا بیٹا باتیں کرتے ہوئے کھیت کی طرف آ رہے ہیں۔
3. **فعل مستقبل** : وہ فعل ہے جس سے معلوم ہو کہ آئندہ زمانے میں کام کیا جائے گا۔
   جیسے: اسے ہم پڑوسیوں سے کٹوالیں گے، دو تین دن میں گیہوں پک جائے گا۔

ماضی، حال اور مستقبل کی ایک ایک مثال آپ بھی لکھیے:

5. اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ پانچ جملے لکھیے:

© NCERT not to be republished

6. خوش خط لکھیے:

گھونسلہ	…………………	…………………	…………………	…………………	…………………
کھیت	…………………	…………………	…………………	…………………	…………………
کسان	…………………	…………………	…………………	…………………	…………………
گیہوں	…………………	…………………	…………………	…………………	…………………
پڑوسی	…………………	…………………	…………………	…………………	…………………

© NCERT not to be republished

4722CH03

سبق – 3

کُونین

(QUININE)

آج کُونین کی گولیوں کے بارے میں کون نہیں جانتا۔ یہ ملیریا جیسی خطرناک بیماری کی دوا ہے۔ کُونین کی گولیاں 'سِنکونا' نام کے پیڑ کی چھال سے تیار کی جاتی ہیں۔ 'سنکونا' کی اس صفت کا پتا بڑے عجیب وغریب انداز سے چلا۔

'سنکونا' پیڑ اُس وقت جنوبی امریکہ کے جنگلی پیڑوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ پہاڑوں میں رہنے والا ایک آدمی اُس وقت ملیریا کے مرض سے پریشان تھا۔ ایک شام اسے پیاس لگی۔ وہ اپنی جھونپڑی سے نکل کر گرتا پڑتا پانی پینے کے لیے تالاب تک جا پہنچا۔ اُس تالاب میں ایک پیڑ گرا ہوا تھا جس کی وجہ سے پانی بہت کڑوا ہوگیا تھا۔ بیمار آدمی نے تھوڑا سا کڑوا پانی پیا اور واپس لڑکھڑاتا ہوا اپنی جھونپڑی میں چلا گیا۔ اگلے دن صبح جب وہ سو کر اٹھا تو بھلا چنگا تھا۔ اس نے اس بات کا ذِکر اپنے آس پاس رہنے والے لوگوں سے کیا۔ یہ بات سن کر لوگ بہت حیران ہوئے۔

اُس کی یہ بات جب دوسرے لوگوں نے سنی تو انھیں بھی بڑی حیرت ہوئی۔ آخر اُس تالاب کے پانی میں

© NCERT not to be republished

ایسی کون سی خاص بات تھی جس کی وجہ سے ملیریا جیسی خطرناک بیماری ٹھیک ہوگئی۔ غور کرنے پر معلوم ہوا کہ وہی پیڑ ''سِنکونا'' اس آدمی کے ٹھیک ہونے کی وجہ ہے۔

اس طرح سنکونا کی چھال ملیریا کی دوا کے طور پر استعمال کی جانے لگی۔ بعد میں یہ بات وہاں کے وائسرائے کو معلوم ہوئی۔ اسی وائسرائے کے ذریعے 'سِنکونا' اسپین پہنچا۔ یہیں سے سِنکونا یورپ کے دیگر ممالک میں پہنچا۔ آج دنیا بھر میں 'سنکونا' کی چھال سے کُونین بنائی جاتی ہے۔ اس طرح ملیریا کی روک تھام میں 'سنکونا' کا بڑا ہاتھ ہے۔

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

صفت	:	خوبی، اچّھائی
جنوبی	:	دکّھنی
عجیب وغریب	:	انوکھا
بھلا چنگا	:	صحت مند
دیگر	:	دوسرا
ممالک	:	مُلک کی جمع

2. سوچیے اور بتائیے:

1. کُونین کی گولیاں کس کام آتی ہیں؟

© NCERT not to be republished

2. تالاب کا پانی کڑوا کیوں ہوگیا تھا؟
3. سنکونا پیڑ کی چھال ملیریا کے لیے کس طرح مفید ثابت ہوئی؟
4. سنکونا دنیا کے دیگر ممالک میں کس طرح پہنچا؟
5. کُونین کی گولیاں کس چیز سے بنائی جاتی ہیں؟

3. نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

1. یہ....................... جیسی خطرناک بیماری کی دوا ہے۔
2. ایک آدمی اس وقت ملیریا کے .... سے پریشان تھا۔
3. اگلے دن صبح جب وہ سوکر اٹھا تو .... تھا۔
4. آج دنیا بھر میں .... کی چھال سے کُونین بنائی جاتی ہے۔
5. ملیریا کی روک تھام میں .... کا بڑا ہاتھ ہے۔

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:

بیماری کڑوا جھونپڑی خاص غریب

5. اس سبق میں آپ نے لفظ 'خطرناک' پڑھا ہے جس کا مطلب ہے خطرے سے بھرا ہوا۔ اسی طرح دیے ہوئے لفظوں کو بدل کر لکھیے۔

1. افسوس ....
2. حیرت ....

© NCERT not to be republished

3. خوف ....

4. درد ....

5. عبرت ....

6. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

صفت　　تالاب　　جھونپڑی　　ممالک　　روک تھام

7. خوش خط لکھیے:

خطرناک	....	....	....	....	....
پریشان	....	....	....	....	....
جھونپڑی	....	....	....	....	....
سنکونا	....	....	....	....	....
ممالک	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

4722CH04

سبق – 4

ہر انسان برابر ہے

چینی ہو جاپانی ہو
رُوسی ہو ایرانی ہو
باشِندہ ہو لنکا کا
یا وہ ہندوستانی ہو

سب کا مان برابر ہے
ہر انسان برابر ہے

اَنور ہو ، اربندوٗ ہو
مرَیم ہو یا اِندوٗ ہو
مسلم ہو یا عیسائی
وہ سِکھ ہو یا ہندوٗ ہو

سب کا مان برابر ہے
ہر انسان برابر ہے

© NCERT not to be republished

سیٹھ بِھکاری ایک سَمان
مِل مالک ہو یا دربان
جس کی کُٹیا چھوٹی سی
جس کا بنگلہ عالی شان

سب کا مان برابر ہے
ہر انسان برابر ہے

فوجی ہو یا پَٹواری
میراثی یا بَھنڈاری
کھیتی کرنے والا ہو
یا کرتا ہو سَرداری

سب کا مان برابر ہے
ہر انسان برابر ہے

پنجابی ہو یا سِندھی
اردو بولے یا ہندی
دھوتی پہنے یا شلوار
پھول سجائے یا بِندی

سب کا مان برابر ہے
ہر انسان برابر ہے

© NCERT not to be republished

کام ضروری کرتا ہو
یا مزدوری کرتا ہو
جو بھی ہو وہ جیسا بھی
محنت پوری کرتا ہو
سب کا مان برابر ہے
ہر انسان برابر ہے

(مظفؔر حنفی)

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے :

باشندہ	:	رہنے والا
مان	:	عزّت
سمان	:	برابر
دربان	:	چوکیدار
کُٹیا	:	جھونپڑی
عالی شان	:	بڑی شان والا

© NCERT not to be republished

پٹواری : زمینوں کا حساب کتاب رکھنے والا سرکاری ملازم

میراثی : خاندانی پیشہ ور گویّا

بَھنڈاری : خاندانی باورچی، بھنڈار کا مالک

سرداری : حکومت

2. سوچیے اور بتائیے:

1. نظم میں کن ملکوں کے باشندوں کا ذکر آیا ہے؟
2. نظم میں کن پیشوں کا نام آیا ہے؟
3. شاعر نے نظم میں کن زبانوں کا نام لیا ہے؟
4. " سب کا مان برابر ہے
ہر انسان برابر ہے " سے کیا مراد ہے؟

3. نیچے دیے ہوئے مصرعوں کو مکمل کیجیے:

چینی ہو .... ہو

.... ہو یا اِندو ہو

جس کی .... چھوٹی سی

اردو بولے یا ....

.... پوری کرتا ہو

© NCERT not to be republished

4. نیچے دی ہوئی خالی جگہوں میں نظم سے مناسب الفاظ تلاش کر کے لکھیے :

ملکوں کے نام	قوموں کے نام	زبانوں کے نام
....	....	....
....	....	....
....	....	....
....	....	....

5. حصّہ 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملایئے:

الف	ب
ہندوستان	چینی
روس	ایرانی
چین	ہندوستانی
ایران	جاپانی
جاپان	روسی

6. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو مثال کے مطابق بدل کر لکھیے :

مثال	انسان	انسانوں
	مالک	....

© NCERT not to be republished

فوجی ....

افسر ....

پھول ....

7. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے حروف الگ الگ کر کے لکھیے :

کٹیا =

شلوار =

باشندہ =

پٹواری =

اربندو =

8. خوش خط لکھیے :

باشندہ	....	....	....	....	....
عیسائی	....	....	....	....	....
میراثی	....	....	....	....	....
کُٹیا	....	....	....	....	....
محنت	....	....	....	....	....

9. اس نظم کو زبانی یاد کیجیے :

© NCERT not to be republished

سبق – 5

سادگی

ایک غریب مُسافر اپنے گاؤں سے چلا۔ شہر میں پہنچا۔ چلتے چلتے اس کی نظر ایک مسجد پر پڑی۔ دیکھا کہ ایک شخص جَو کی سوٗکھی روٹی پانی میں بِھگوبِھگو کر کھا رہا ہے۔ مُسافر بہت دیر تک غور سے دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کہ کس اطمینان، سُکون اور خوشی سے وہ سوٗکھی روٹی بھگو کر کھا رہا ہے۔

غریب مُسافر یہ منظر دیکھ کر اور بھی پریشان ہوا کہ یہاں تو حالت اور بھی خستہ ہے۔ اُس سے یہی کہا گیا تھا کہ شہر جاؤ، خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہو، اپنی پریشانی اور مصیبت کا حال بیان کرو۔ خدا نے چاہا تو تمھاری سب پریشانی دوٗر ہو جائے گی۔ بس یہی خیال دل میں لیے وہ چلتا رہا۔ اپنی مصیبتوں سے نجات پانے اور حاصل ہونے والی خوشیوں کے حسین خواب دیکھتا رہا۔ لیکن جب یہاں پہنچا تو یہ منظر دیکھنے کو ملا۔ اس نے محسوس کیا کہ جَو کی سوٗکھی روٹی پانی میں بھگو کر کھانے والا شخص بھی کچھ کم پریشان حال نہیں ہے۔ لیکن اس کے چہرے پر سکون اور اطمینان

ہے۔ وہ میری طرح بے تاب اور اداس نہیں معلوم ہوتا۔

بہر حال مُسافر مایوسی کے عالم میں مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ مُسافر کو مایوس اور پریشان حال دیکھ کر یہ شخص اُٹھا۔ مُسافر کے پاس گیا اور پوچھا۔ ''میاں تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ اور اتنے پریشان کیوں نظر آرہے ہو؟''

مُسافر نے جواب دیا: ''کیا بتاؤں، مصیبت کا مارا ہوں۔ شہر اِس لیے آیا تھا کہ خلیفہ کے پاس جاؤں گا، اپنی مصیبت بیان کروں گا اور کچھ مدد چاہوں گا۔ لیکن یہاں آکر مجھے اور بھی مایوسی ہوئی کہ خلیفہ کے اپنے ہی شہر کے لوگوں کو ڈھنگ کی روٹی بھی میسّر نہیں۔ بس میرا جی بیٹھ گیا۔ دل ٹوٹ گیا۔''

اُس شخص نے مُسافر کی ساری بِپتا سنی۔ پھر خاموشی سے اُٹھ کر ایک گھر کی طرف چلا گیا۔ ذرا دیر کے بعد لوٹ کر آیا تو اُس کے ہاتھ میں کھانے کی پوٹلی تھی۔ اُس نے مُسافر کے سامنے دسترخوان بچھا دیا۔ یہ کھانا جَو کی سوکھی روٹی سے بہت بہتر تھا۔ کھانا کھلانے کے بعد اُس شخص نے مُسافر کو کچھ رقم بھی پیش کی۔

عمدہ کھانا کھانے اور ضرورت کی رقم پانے کے بعد غریب مُسافر خوشی سے کھِل اُٹھا۔ مگر اُس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ جَو کی سوکھی روٹی پانی میں بھگو کر کھانے والے یہ بزرگ کوئی اور نہیں اِس وقت کے خَلیفہ حضرت علیؓ ہیں۔

© NCERT not to be republished

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

اطمینان	:	سکون، چین
منظر	:	نظارہ
خستہ	:	خراب
خلیفہ	:	پیغمبر صلعم کے بعد آنے والے ان کے جانشین، نائب
نجات	:	چھٹکارا
بے تاب	:	بے چین
مایوسی	:	ناامیدی
عالَم	:	حالت
میسّر	:	حاصل
جی بیٹھنا (محاورہ)	:	اداس ہونا
دِل ٹوٹ جانا (محاورہ)	:	مایوس ہونا
بِپتا	:	مصیبت

2. سوچیے اور بتائیے:

1. غریب مسافر نے شہر میں جا کر کیا دیکھا؟
2. مسافر کا دل کیوں ٹوٹ گیا؟

© NCERT not to be republished

3. جَو کی سوکھی روٹی کھانے والے بزرگ نے مسافر کے لیے کیا کیا؟
4. مُسافر کو کس بات پر حیرانی ہوئی؟
5. جَو کی سوکھی روٹی کھانے والے بزرگ کون تھے؟

3. نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

1. چلتے چلتے اس کی نظر ایک .... پر پڑی۔
2. یہاں حالت اور بھی .... تھی۔
3. بہرحال مسافر مایوسی کے .... میں مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔
4. یہ کھانا جَو کی سُوکھی روٹی سے بہت .... تھا۔
5. اُس شخص نے مسافر کو کچھ .... بھی پیش کی۔

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مُسافر شخص خدمت شہر بزرگ

5. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:

بہتر مصیبت دُور دیر

6. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو غور سے پڑھیے:

اس سبق میں 'سوکھی روٹی'، 'حسین خواب' اور 'عمدہ کھانا' جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان میں لفظ 'سوکھی'

© NCERT not to be republished

روٹی کی صفت، 'حسین' خواب کی صفت اور 'عمدہ' کھانے کی صفت بیان کرتے ہیں۔یعنی ایسے الفاظ جن سے کسی چیز کی اچھائی یا برائی ظاہر ہو صفت کہلاتے ہیں۔

اسی طرح نیچے دیے ہوئے الفاظ سے صفت کو الگ کر کے لکھیے:

خوب صورت شہر　　عالی شان مسجد　　خستہ حالت　　سہانا منظر　　مایوس مسافر

7. خوش خط لکھیے:

غریب	....	....	....	....	....
خستہ	....	....	....	....	....
اطمینان	....	....	....	....	....
خلیفہ	....	....	....	....	....
مصیبت	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

سبق – 6

4722CH06

آگرے کا سفر

152-اے، جامعہ نگر

اوکھلا، نئی دہلی، 110025

پیاری بہن سعدیہ!

کہو کیسی ہو؟ گرمی کی چھٹیّوں میں مجھے چچا جان کی فیملی کے ساتھ آگرہ جانے کا موقع ملا۔ میں تمھیں تاج محل اور دوسرے مقامات کا حال سنا رہی ہوں۔

ہم لوگ حضرت نظام الدین ریلوے اسٹیشن سے تاج ایکسپریس کے ذریعے آگرہ روانہ ہوئے۔ آگرہ ہندوستان کا ایک تاریخی شہر ہے۔ یہ شہر ساری دنیا میں محبت کی نشانی 'تاج محل' کے لیے مشہور ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ شاہ جہاں نے اِسے اپنی بیگم ممتاز محل کی یاد میں بنوایا تھا۔ یہ دنیا کی خوب صورت ترین عمارت ہے۔ تاج محل کو عالمی سطح پر رائے شماری کے ذریعے 7/ جولائی 2007 کو پہلا مقام حاصل ہو چکا ہے اس طرح یہ تمام عجائبات کا سرتاج بن گیا ہے۔

تاج محل کے بارے میں تم نے مشہور بنگلہ شاعر رابندر ناتھ ٹیگور کا یہ جملہ تو سنا ہی ہوگا کہ ''تاج محل محبّت کی آنکھ سے ٹپکا ہوا ایک آنسو ہے جو وقت کے رُخسار پر جم گیا ہے۔''

آگرہ ریلوے اسٹیشن سے ہم ٹیکسی لے کر تاج محل کے لیے روانہ ہوئے مگر ہماری ٹیکسی کو تاج محل سے دو کلو میٹر پہلے ہی روک دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ پٹرول اور ڈیزل سے چلنے والی گاڑیوں کو آگے جانے کی اجازت نہیں ہے۔

© NCERT not to be republished

بیٹری سے چلنے والی گاڑیاں ہی جا سکتی ہیں تا کہ دھوئیں سے تاج محل کا حُسن متاثر نہ ہو۔ خیر ہم بیٹری سے چلنے والی گاڑی کے ذریعے تاج محل تک پہنچے۔ ٹکٹ اور چیکنگ سے گزرنے کے بعد جب ہم اندر داخل ہوئے تو اپنے خوابوں کو حقیقت میں دیکھ کر ہم دنگ رہ گئے۔ ہمیں یقین ہی نہیں آیا کہ ہم تاج محل کے سامنے کھڑے ہیں۔

تاج محل کو ہم پہلے بھی مختلف فلموں اور تصویروں میں دیکھ چکے ہیں لیکن جو لطف اصل عمارت کو دیکھ کر حاصل ہوا، اُسے لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔

صدر دروازہ اور تاج محل کے درمیان ایک طویل راستہ ہے۔ اس راستے کے درمیان حوض میں کئی فوّارے لگے ہیں۔ راستے کے دونوں جانب سرو کے پیڑ ہیں۔ تاج محل تک پہنچنے کے لیے کئی سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔ عمارت میں جگہ جگہ پچّی کاری ہوئی ہے اور قرآن کی آیتیں کُھدی ہوئی ہیں۔ اصل عمارت کے نیچے شاہ جہاں اور ممتاز محل کی قبریں ہیں۔

کہتے ہیں کہ تاج محل کو چاندنی رات میں دیکھنے کا لطف ہی کچھ اور ہے۔

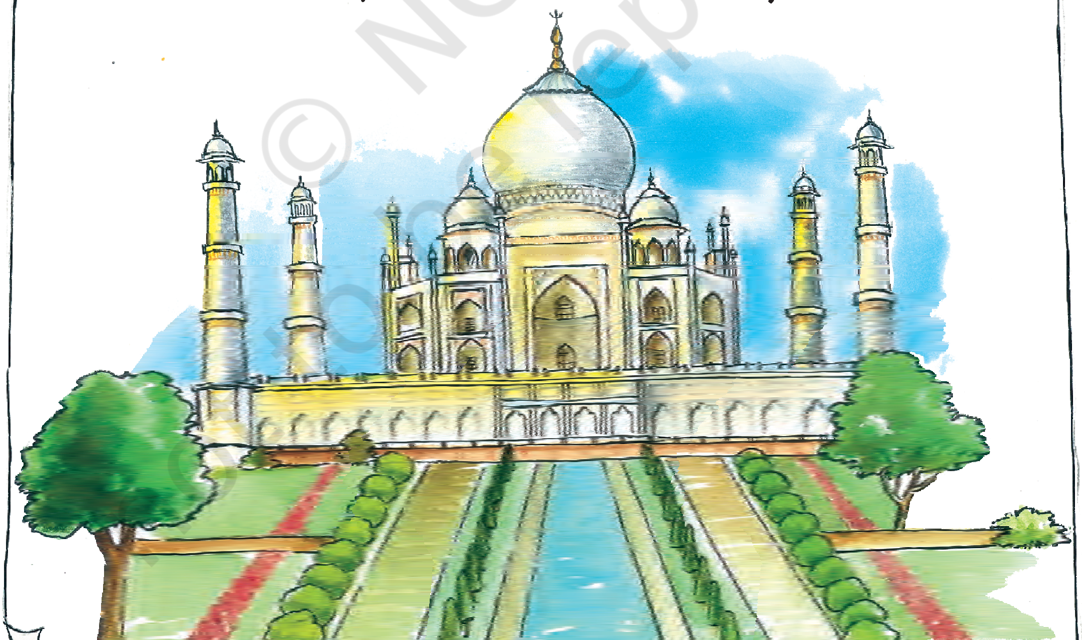

© NCERT not to be republished

تاج محل اور آگرے کے تاریخی قلعے کے علاوہ ہم نے فتح پور سیکری کی عمارتیں، اعتماد الدّولہ کا مقبرہ اور سکندرا میں اکبر بادشاہ کا مقبرہ بھی دیکھا۔ یہ عمارتیں مغل تہذیب اور تاریخ کی نشانیاں ہیں۔ ہم نے انھیں اپنے کیمرے میں قید کر لیا ہے۔

تم سناؤ! تمھاری چھٹیاں کیسی گزریں؟۔ اپنے خط میں تفصیل سے لکھنا۔ میری جانب سے امّی اور ابّو کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ فراز اور شاذیہ کو دُعا و پیار۔

فقط تمھاری بہن

صبا

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

مقامات	:	مقام کی جمع، جگہیں
رائے شماری	:	رائے معلوم کرنا، لوگوں کی رائے کے مطابق اعداد و شمار (DATA) جمع کرنا
عجائبات	:	عجائب کی جمع، حیرت میں ڈالنے والی چیزیں
سرتاج	:	سر کا تاج، سردار
رُخسار	:	گال
لُطف	:	مزہ

© NCERT not to be republished

طویل	:	لمبا
سَرو	:	ایک لمبے درخت کا نام
پچّی کاری	:	پتھر پر نقش ونگار بنانا
مقبرہ	:	قبر پر بنی ہوئی عمارت

2. سوچیے اور بتائیے:

1. آگرہ ساری دنیا میں کس لیے مشہور ہے؟
2. تاج محل کو کس نے اور کیوں بنوایا تھا؟
3. تاج محل کے بارے میں رابندر ناتھ ٹیگور نے کیا بات کہی ہے؟
4. اس خط میں تاج محل کی کون سی خوبیاں بیان کی گئی ہیں؟
5. اس خط میں تاج محل کے علاوہ اور کن مقامات کی سَیر کا ذکر ہے؟

3. نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

1. آگرہ ہندوستان کا ایک .... شہر ہے۔
2. اس طرح یہ تمام عجائبات کا .... بن گیا ہے۔
3. صدر دروازہ اور تاج محل کے درمیان ایک .... راستہ ہے۔
4. اصل عمارت کے نیچے شاہ جہاں اور ممتاز محل کی .... ہیں۔
5. یہ عمارتیں مغل تہذیب اور تاریخ کی .... ہیں۔

© NCERT not to be republished

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں سے واحد اور جمع الگ کر کے لکھیے:

خط	خطوط	مقبرہ	مقابر	آیت	آیات	قبر	قبور
عجائب	عجائبات	تصویر	تصاویر	عمارت	عمارات	مقام	مقامات

واحد	....	....	....	....	....	....	....	....
جمع	....	....	....	....	....	....	....	....

5. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:

مشکل تیز رفتار خوب صورت طویل خوبی

6. اپنے کسی سفر کا حال خط کے ذریعے اپنے دوست کو بتائیے:

7. خوش خط لکھیے:

موقع	....	....	....	....	....
تاریخی	....	....	....	....	....
عجائبات	....	....	....	....	....
آیتیں	....	....	....	....	....
مقبرہ	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

4722CH07

سبق – 7

بَسَنْت

دیکھو بسنت لائی ہے گنگا پہ کیا بَہار — سرسوں کے پھوٗل ہوگئے ہر سمت آشکار
ہے کتنی خوش گوار ہوا کوہ سار کی — ہندوستان میں ہے یہی رُت بَہار کی
ہر کوئی کہہ رہا ہے کہ جاڑا نکل گیا — موسم بدل گیا کہ زمانہ بدل گیا
آمد بَہار کی ہے، رہیں کیوں اداس ہم — پہنیں گے شاد ہوکے بسنتی لباس ہم
ہندوستان کا یہ پرانا شِعار ہے — صدیوں سے اپنے دیس کی یہ یادگار ہے

آؤ وطن کا حقِّ محبّت ادا کریں
ہم آنسوؤں سے پریم کا بوٗٹا ہرا کریں

(نظیرؔ لدھیانوی)

© NCERT not to be republished

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے :

بسنت	:	بَہار کا موسم، بَہار کا ایک تہوار
سمت	:	طرف
آشکار	:	ظاہر، کھُلا ہوا، یہاں مراد پھول کے کھلنے سے ہے
خوش گوار	:	دل پسند، اچّھا
کوہ سار	:	پہاڑی جگہ، پہاڑوں کا سلسلہ
آمد	:	آنا
شاد	:	خوش
بسنتی	:	زرد
شِعار	:	طور طریقہ، چلن
صدی	:	سو برس
یادگار	:	نشانی
حقِّ محبّت	:	محبت کا حق، محبّت کا انعام
بوُٹا	:	پودا، پھول پتّی

2. سوچیے اور بتائیے:

1. سرسوں کے پھول ہر طرف کیوں کِھلے ہوئے ہیں؟

© NCERT not to be republished

2. بسنت کس موسم کے بعد آتا ہے؟
3. موسمِ بہار کا ہم پر کیا اثر ہوتا ہے؟
4. پریم کا بُوٹا ہرا کرنے کا کیا مطلب ہے؟

3. نیچے دیے ہوئے لفظوں کی مدد سے مصرعوں کو مکمل کیجیے:

کوہ سار زمانہ یادگار سمت آمد

1. سرسوں کے پھول ہوگئے ہر .... آشکار
2. ہے کتنی خوش گوار ہوا .... کی
3. موسم بدل گیا کہ .... بدل گیا
4. ....بہار کی ہے، رہیں کیوں اداس ہم
5. صدیوں سے اپنے دیس کی یہ .... ہے

4. حصہ 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:

الف	ب
بہار	کانٹے
نفرت	ناگوار
پھُول	سردی
خوش گوار	خزاں
گرمی	محبت

© NCERT not to be republished

5. حصہ 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:

ب	الف
صدیوں سے اپنے دیس کی یہ یادگار ہے	دیکھو بسنت لائی ہے گنگا پہ کیا بہار
ہندوستان میں ہے یہی رُت بہار کی	آمد بہار کی ہے رہیں کیوں اداس ہم
سرسوں کے پھول ہوگئے ہر سمت آشکار	ہر کوئی کہہ رہا ہے کہ جاڑا نکل گیا
پہنیں گے شاد ہوکے بسنتی لباس ہم	ہے کتنی خوش گوار ہوا کوہ سار کی
موسم بدل گیا کہ زمانہ بدل گیا	ہندوستان کا یہ پرانا شعار ہے

6. خوش خط لکھیے:

بسنت	....	....	....	....	....
بہار	....	....	....	....	....
آشکار	....	....	....	....	....
کوہ سار	....	....	....	....	....
شِعار	....	....	....	....	....

7. اس نظم کو زبانی یاد کیجیے:

© NCERT not to be republished

4722CH08

سبق – 8

طوطے کی چالاکی

عرب کے ایک سوداگر نے ایک طوطا پالا تھا، بہت خوب صورت اور اچھّی آواز والا۔ سوداگر پرندوں کی بولی جانتا تھا اور طوطے سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا۔

ایک بار سوداگر ہندوستان کے سفر کے لیے تیار ہوا۔ اس نے اپنے تمام نوکروں سے پوچھا ''اُس ملک سے تمھارے لیے کیا تحفہ لاؤں؟'' سب نے اپنی اپنی پسند کی چیزیں بتائیں۔ آخر میں طوطے کی باری آئی تو اس نے کہا

© NCERT not to be republished

"مجھے کچھ منگوانا تو نہیں ہے۔ البتّہ میری قوم کے لوگوں کو میرا سلام پہنچا دیجیے اور میرا حال بتا دیجیے۔ اُن سے کہیے کہ میں پردیس میں ہوں اور آپ نے مجھے بھُلا دیا۔ قسمت نے مجھے قید میں ڈال دیا ہے۔ آپ آزاد ہیں اور باغوں کی سَیر کرتے پھرتے ہیں۔ میں رات دن وطن کی اور آپ کی یاد میں تڑپتا رہتا ہوں۔ اِس قید سے رہائی کی کوئی صورت ہو تو مجھے بتائیے ورنہ میں یوں ہی گھُٹ گھُٹ کر مر جاؤں گا۔"

سوداگر نے طوطے کی بات بھی لکھ لی۔ جب وہ سفر کرتے کرتے ہندوستان کی سرحد میں پہنچا تو اُسے طوطوں کا ایک جھُنڈ نظر آیا۔ اس نے اپنی سواری روکی اور طوطے کا سلام و پیام پہنچایا۔ پیام سنتے ہی ان طوطوں میں سے ایک تھرتھرا کر زمین پر گرا اور ٹھنڈا ہو گیا۔

سوداگر کو بہت افسوس ہوا کہ اُس نے یہ پیغام کیوں پہنچایا۔ شاید یہ طوطا اُس طوطے کا عزیز تھا، اسی لیے صدمے سے گِر کر مر گیا۔ اب وہ کیا کر سکتا تھا۔ بات جو ہونی تھی وہ ہو گئی۔ اس نے سواری آگے بڑھائی۔

کچھ دنوں کے بعد سوداگر وطن لوٹا۔ طوطے نے اپنے تحفے کے بارے میں پوُچھا۔ سوداگر نے کہا "اس سلسلے میں مجھے بہت رنج اُٹھانا پڑا اور تمھاری بات کہہ کر میں بہت پچھتایا۔"

"آخر ایسی کون سی بات تھی جس سے آپ کو صدمہ اُٹھانا پڑا؟" طوطے نے پوُچھا۔

not to be republished

سوداگر بولا: ''پیڑ پر طوطوں کا ایک جُھنڈ بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی میں نے تمھارا سلام و پیام پہنچایا۔ ان میں سے بے چارے ایک طوطے کا بُرا حال ہوگیا۔ اس کا دل پھٹ گیا۔ وہ کپکپا کر زمین پر گر پڑا اور ٹھنڈا ہوگیا۔''

سوداگر کے طوطے نے جو یہ ماجرا سُنا تو وہ بھی اُسی طرح کپکپایا، پنجرے میں گر پڑا اور ٹھنڈا ہوگیا۔ سوداگر یہ دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوا۔ رونے دھونے لگا اور اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا۔ ''ہائے میں نے یہ کیسی غلطی کی۔ اگر میں یہ بات نہ کہتا تو کیا حرج ہو جاتا۔ انسان کی زبان ہی آگ ہے۔ کبھی یہ خرمن جمع کرتی ہے، کبھی اس میں آگ لگاتی ہے۔ یہ زبان جو چاہے کردے۔ افسوس ہزار افسوس!'' وہ رونے دھونے لگا اور اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا۔

سوداگر نے رو دھو کر طوطے کو اُٹھایا اور پنجرے سے باہر پھینک دیا۔ طوطا زمین پر گرتے ہی اُڑا اور ایک پیڑ کی ٹہنی پر جا بیٹھا۔ سوداگر نے حیران ہوکر پوچھا۔ ''یہ کیا ماجرا ہے؟''

طوطے نے کہا ''میری قوم والے طوطے نے مجھے یہ سبق دیا تھا کہ تو اپنے میٹھے میٹھے بول اور پیاری پیاری باتیں چھوڑ دے۔ اپنی مرضی سے زندگی کے چٹخارے اور مزے بُھلا دے اور اپنے کو مُردے کی طرح بے خواہش بنادے، پھر تو آزاد ہوجائے گا۔''

طوطے نے یہ کہا اور اُڑ کر اپنے وطن ہندوستان روانہ ہوگیا۔

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے :

پردیس	:	وطن سے دوٗر
رہائی	:	چھٹکارا
جھُنڈ	:	گِروہ
گھُٹ گھُٹ کر مرنا (محاورہ)	:	مصیبت سے زندگی گزارنا، تکلیف سے زندگی گزارنا
سرحد	:	کسی ملک یا علاقے کا آخری سرا
پیام	:	پیغام
ٹھنڈا ہونا (محاورہ)	:	مرجانا
عزیز	:	پیارا، رشتے دار
صدمہ	:	بہت زیادہ تکلیف
رنج	:	غم، دُکھ
ماجرا	:	قِصّہ
رنجیدہ	:	اداس
ملامت کرنا	:	بُرا بھلا کہنا
حرج	:	نقصان
خِرمن	:	اناج کا وہ ڈھیر جس سے بھوسا الگ نہ کیا گیا ہو

© NCERT not to be republished

2. سوچیے اور بتائیے:

1. طوطے نے سوداگر کے ذریعے اپنی قوم کو کیا پیغام پہنچایا؟
2. سوداگر کی زبانی اپنے ساتھی طوطے کا پیغام سن کر طوطے پر کیا اثر ہوا؟
3. سوداگر کیوں رنجیدہ ہوا؟
4. سوداگر کے طوطے نے آزادی کس طرح حاصل کی؟
5. زبان کے متعلق سوداگر نے کیا بات کہی ہے؟

3. نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

1. سوداگر پرندوں کی .... جانتا تھا۔
2. ان سے کہیے کہ میں .... میں ہوں۔
3. اسے طوطوں کا ایک .... نظر آیا۔
4. انسان کی زبان ہی .... ہے۔
5. یہ کہا اور اُڑ کر اپنے وطن .... روانہ ہو گیا۔

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے واحد لکھیے:

اسفار	اقوام	احوال	اغلاط	اسباق	ممالک
....	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

5. اس سبق سے ایسے پانچ جملے تلاش کر کے لکھیے جن میں صفت کا استعمال کیا گیا ہو:

6. نیچے دیے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

میٹھی میٹھی باتیں کرنا　　گھُٹ گھُٹ کر مرنا　　ٹھنڈا ہونا　　رنج اٹھانا

7. خوش خط لکھیے:

تحفہ	....	....	....	....	....
پردیس	....	....	....	....	....
پیام	....	....	....	....	....
صدمہ	....	....	....	....	....
جھُنڈ	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

سبق - 9

کولتار

میڈم نے حاضری لینے کے بعد رجسٹر بند کیا، کرسی سے اُٹھیں، کلاس پر نظر ڈالی اور بولیں۔ ''بچّو! آج تمھیں ایک ایسی چیز کے بارے میں بتاؤں گی جسے ہم سبھی نے دیکھا ہے۔ لیکن ہم میں سے بہت سے لوگ اس کے بارے میں بس اتنا ہی جانتے ہیں کہ یہ چیز سیاہ ہوتی ہے، چِپ چِپی ہوتی ہے۔ گرم کرو تو اس سے بدبو آتی ہے اور یہ سڑکیں بنانے کے کام آتی ہے۔''

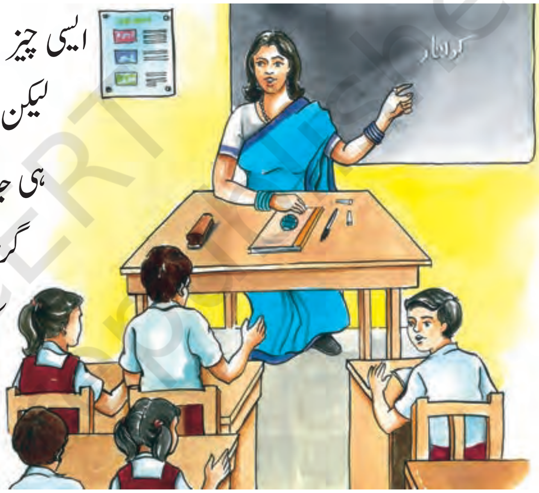

بچّے بولے ''کولتار''

میڈم نے کہا ''شاباش! مگر سب کو ایک ساتھ نہیں بولنا چاہیے۔ کولتار کوئلے سے نکالا جاتا ہے مگر تمھیں یہ پتا نہیں ہوگا کہ تم جس صابن سے نہاتے ہو اس میں سے جو خوش بو آتی ہے وہ ایک ایسے تیل سے حاصل کی جاتی ہے جو کولتار سے نکالا جاتا ہے۔ تمھاری والدہ گرم کپڑوں کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لیے صندوق میں سفید گولیاں رکھتی ہیں۔ وہ گولیاں بھی کولتار سے بنائی جاتی ہیں۔ جس روشنائی سے تم لکھتے ہو وہ بھی کولتار سے ہی بنتی ہے۔ تمھیں یہ سُن کر تعجّب ہوگا کہ سیکڑوں طرح کے رنگ کولتار سے بنائے جاتے ہیں۔ ان میں وہ رنگ بھی شامل ہیں جن سے کپڑے، ربن اور جوُتے

© NCERT not to be republished

رنگے جاتے ہیں اور وہ رنگ بھی جن سے رنگ برنگی مٹھائیاں بنائی جاتی ہیں۔ ہم جو سینٹ اور پرفیوم لگاتے ہیں یہ بھی کولتار سے ہی نکالے جاتے ہیں۔''

رشید نے کہا ''میڈم میں نے سُنا ہے کہ کولتار سے کچھ دوائیں بھی بنتی ہیں۔'' میڈم نے کہا ''تم نے بالکل ٹھیک سُنا ہے۔ تم لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ دانتوں کا ڈاکٹر جب کسی کا دانت نکالتا ہے تو پہلے مسوڑھے پر ایک دوا لگا دیتا ہے جس سے وہ جگہ سُن ہو جاتی ہے۔ اس سے مریض کو دانت نِکلوانے میں تکلیف نہیں محسوس ہوتی۔ یہ دوا بھی کولتار سے بنائی جاتی ہے۔ اشوک، پچھلے سال دیوالی میں پٹاخے چھوڑتے وقت تمھارے ہاتھ کی اُنگلیاں جل گئی تھیں۔ تمھاری امّی نے اُنگلیوں پر پیلے رنگ کا ایک مرہم لگا دیا تھا۔ اُنگلیوں کی جلن فوراً ختم ہوگئی تھی۔ وہ مرہم بھی کولتار سے ہی بنایا جاتا ہے۔'' میڈم ٹھہر گئیں۔ بچّے بڑی حیرت سے میڈم کی بات سُن رہے تھے۔

شیلا بولی ''میڈم!'' میرے پاپا کہتے ہیں کہ سیکرین کولتار سے بنائی جاتی ہے۔'' میڈم نے کہا ''تمھارے پاپا بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سائنس دانوں نے کولتار سے ایک اور بہت عمدہ چیز بنائی ہے جسے بیکالائٹ کہتے ہیں۔ اس بیکالائٹ سے بہت سی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ مثلاً چشمے کے فریم، گراموفون ریکارڈ، وغیرہ وغیرہ۔''

رضیہ نے کہا ''میڈم یہ کولتار تو بڑے کام کی چیز ہے۔''

میڈم نے کہا ''ہاں، بڑے کام کی چیز ہے۔''

تبھی گھنٹی بجی اور کلاس ختم ہوگئی۔

not to be republished

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

سیاہ : کالا

محفوظ : جس کی حفاظت کی گئی ہو۔

سائنس داں : سائنس جاننے والا

2. سوچیے اور بتائیے:

1. صابن کو خوش بودار بنانے کے لیے کس چیز کا استعمال کیا جاتا ہے؟
2. عام طور پر سڑکیں سیاہ کیوں دکھائی دیتی ہیں؟
3. کولتار سے کون کون سی چیزیں بنتی ہیں؟
4. مریض کو دانت نکلوانے میں تکلیف کیوں نہیں ہوتی؟
5. کولتار سے بننے والے رنگ کہاں کہاں استعمال ہوتے ہیں؟

3. نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

1. شاباش! مگر تم سب کو .... ساتھ نہیں بولنا چاہیے۔
2. وہ گولیاں بھی .... سے بنائی جاتی ہیں۔
3. میڈم! میں نے سنا ہے کہ کولتار سے کچھ .... بھی بنتی ہیں۔
4. بچے بڑی حیرت سے .... کی بات سن رہے تھے۔
5. اس .... سے بہت سی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

4. نیچے دی ہوئی مثال کے مطابق لفظوں کو بدل کر لکھیے:

مثال: بچّہ	بچّے	بچوں
کپڑا	....	....
جوتا	....	....
مسوڑھا	....	....
چشمہ	....	....
پٹاخا	....	....

5. حصّہ 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:

الف	ب
خوش بو	پچھلے
سیاہ	ٹھنڈا
حاضری	بد بو
معلوم	غیر حاضری
گرم	سفید
اگلے	نا معلوم

6. بریکٹ میں دیے ہوئے لفظوں کو پڑھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

1. اسکول میں روزانہ حاضری .... ہے۔ (ہونا)

© NCERT not to be republished

2. میڈم نے کلاس پر نظر ....۔ (ڈالنا)

3. پھولوں سے خوش بو............ ہے۔ (آنا)

4. رشید روز اسکول .... ہے۔ (جانا)

5. ہماری کتاب ختم ....۔ (ہونا)

7. سبق میں لفظ 'سائنس داں' استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں 'سائنس جاننے والا'۔ اسی طرح نیچے دیے ہوئے لفظوں کے آخر میں 'داں' لگا کر لفظ بنایئے اور لکھیے:

سیاست + ...

قدر + ...

قانون + ...

راز + ...

8. خوش خط لکھیے:

کولتار	....	....	....	....	....
صندوق	....	....	....	....	....
مسوڑھا	....	....	....	....	....
سائنس داں	....	....	....	....	....
بیکالائٹ	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

4722CH10

سبق – 10

پانی

پانی سے زندگی ہے دُنیا ہری بھری ہے
پانی سے سب ہیں زندہ انساں ہو یا پرندہ
چوپایے ہوں کہ مچھلی پانی ہے جان سب کی
سب کو ہے پیاس لگتی سب کو ضروری پانی
پانی سے ساگ بھاجی پانی سے پھوٗل پھل بھی

not to be republished

پانی سے تن درستی　　　پانی سے دوٗر سُستی
پانی اگر ہو گندا　　　پینا نہ غُسل کرنا
دریا سے پانی ملتا　　　کرنا نہ اُس کو گندا
ندی کو صاف رکھنا
پانی کو صاف رکھنا

(کوثر صدیقی)

© NCERT not to be republished

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

پرندہ	:	پروالا جانور
چوپایے	:	چار پیر والا جانور
سُستی	:	کاہلی
غسل کرنا	:	نہانا

2. سوچیے اور بتائیے:

1. پانی کو زندگی کیوں کہا گیا ہے؟
2. پانی انسان کی کن کن ضرورتوں کو پورا کرتا ہے؟

3. انسان کو کس طرح کا پانی پینا چاہیے؟

4. پانی کہاں سے ملتا ہے؟

5. ندی کو صاف رکھنا کیوں ضروری ہے؟

3. نیچے دیے ہوئے مصرعوں کو مکمل کیجیے:

انساں ہو .... پرندہ

سب کو ہے .... لگتی

پانی سے .... پھل بھی

پانی سے دوٗر ....

پانی کو .... رکھنا

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:

زندگی زندہ انسان تن درستی سُستی گندا

5. نیچے دیے ہوئے لفظوں سے ''ی'' ہٹا کر نئے لفظ بنائیے:

پیاسی .... پیاس

کھیتی ....

ضروری ....

سمندری ....

© NCERT not to be republished

وقتی ....

دل چسپی ....

6. نیچے دیے ہوئے ادھورے شعروں کو مکمّل کیجیے:

1. پانی سے زندگی ہے ....
2. .... پانی ہے جان سب کی
3. سب کو ہے پیاس لگتی ....
4. .... پانی سے پھول پھل بھی
5. دریا سے پانی ملتا ....

7. خوش خط لکھیے:

چوپایے	....	....	....	....	....
مچھلی	....	....	....	....	....
تندرستی	....	....	....	....	....
غُسل	....	....	....	....	....
سُستی	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

4722CH11

سبق – 11

چاند بی بی

کیا آپ نے چاند بی بی کا نام سنا ہے؟ وہ اب سے چار سو برس پہلے احمد نگر میں پیدا ہوئی تھی۔ اس کے والد حُسین نظام شاہ احمد نگر کے بادشاہ تھے۔ انھوں نے اپنی بیٹی کی تعلیم کا بہت عمدہ انتظام کیا۔ چھوٹی سی عمر میں ہی چاند بی بی نے عربی فارسی کی اچھّی تعلیم حاصل کرلی۔ اس نے مراٹھی زبان بھی سیکھ لی، تیر اندازی اور گھُڑسواری میں بھی مہارت حاصل کرلی۔ گانے، ستار بجانے، تصویریں بنانے اور شکار کھیلنے کا بھی اُسے شوق تھا۔

وہ بڑی ہوئی تو اس کی ذہانت، خوب صورتی اور لیاقت کا چرچا ہوا۔ اس کے لیے بہت سے رشتے آئے۔

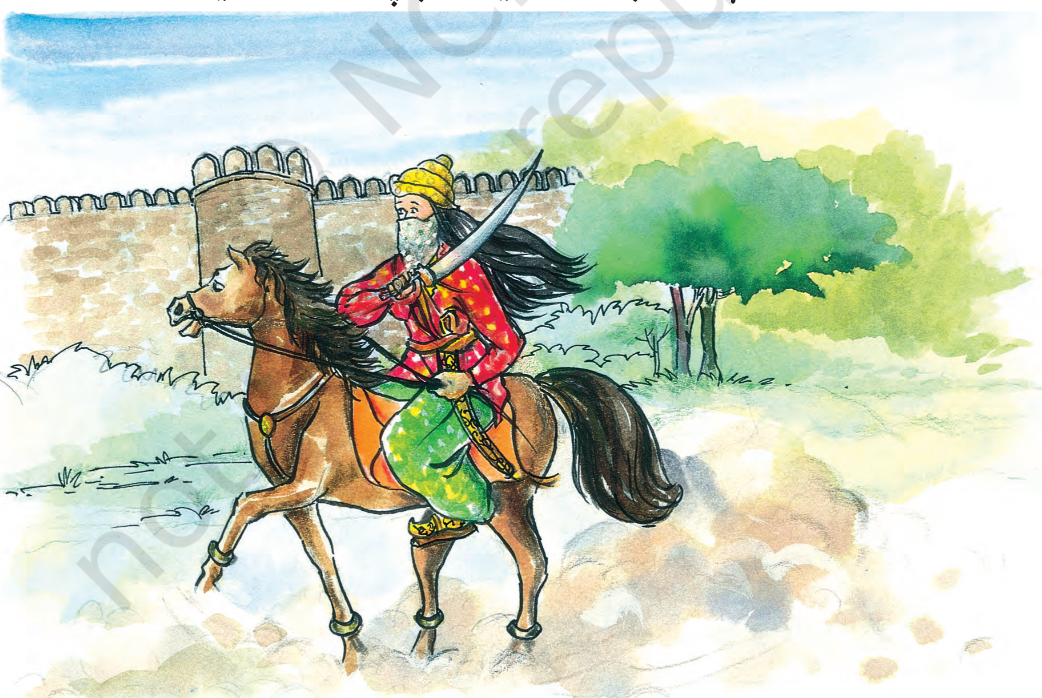

not to be republished © NCERT

آخر کار بیجاپور کے بادشاہ علی عادل شاہ سے اس کی شادی ہوگئی۔ دونوں ہنسی خوشی رہنے لگے۔

چاند بی بی سلطنت کے کاموں میں بھی شوہر کا ہاتھ بٹانے لگی۔ وہ بیجاپور کے لوگوں سے ان کی زبان کنڑ میں باتیں کرتی، اُن کے دکھ درد میں شریک ہوتی۔ بیجاپور کے لوگ بھی اُسے دل سے چاہتے تھے اور اُس کی بہت عزّت کرتے تھے۔

شادی کے سولہ برس بعد 1580 میں چاند بی بی کے شوہر کا انتقال ہوگیا۔ وہ بیوہ ہوگئی۔ اس کا دل ٹوٹ گیا۔ مگر اس نے ہمّت اور صبر سے کام لیا اور اپنی زندگی کو لوگوں کی خدمت کے لیے وقف کردیا۔

چاند بی بی کے کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس لیے اُس نے اپنے شوہر کے کم سِن بھتیجے کو تخت پر بٹھا دیا اور خود حکومت کی دیکھ بھال کی ذمّے داری قبول کی۔

چاند بی بی نے رعایا کی بھلائی کے بہت سے کام کیے۔ اس نے کنویں کھدوائے۔ تالاب، سڑکیں اور عمارتیں بنوائیں۔ کچھ دنوں بعد جب اُسے اطمینان ہوگیا کہ اب حکومت کا کام بھتیجے نے اچھّی طرح سنبھال لیا ہے تو وہ بیجاپور سے احمد نگر چلی گئی۔

احمد نگر کے حالات اُن دنوں بہت خراب تھے۔ آپسی جھگڑے کی وجہ سے سلطنت کمزور ہوچکی تھی۔ چاند بی بی نے احمد نگر کے حالات کو سدھارنے کی بہت کوشش کی۔ اُسے تھوڑی بہت کامیابی بھی ملی۔ اُسی دوران اُسے اکبر کی بھیجی ہوئی فوج سے مقابلہ بھی کرنا پڑا۔

دوسری مرتبہ جب مغل فوج احمد نگر پہنچی تو چاند بی بی نے مغل بادشاہ سے صلح کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن احمد نگر کے چند سرداروں نے یہ افواہ پھیلادی کہ چاند بی بی مغلوں سے مل گئی ہے۔ بس پھر کیا تھا! لوگ چاند بی بی کے مخالف ہوگئے۔ سازش کرنے والے سرداروں نے موقع پا کر چاند بی بی کو گرفتار کرکے قتل کردیا۔ اس طرح احمد نگر پر مغلوں کا قبضہ ہوگیا۔

اس نیک دل خاتون کی شہادت کے بعد لوگوں کو اندازہ ہوا کہ اُسے اپنے وطن سے کتنی محبت تھی۔ وہ جب تک زندہ رہی، وطن کی خدمت کرتی رہی اور آخر کار وطن ہی کی خاطر اُس کی جان بھی گئی۔ وہ مرگئی لیکن اس کا نام آج بھی زندہ ہے۔

© NCERT not to be republished

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

مہارت	:	ہنرمندی، کسی کام میں ماہر ہونا
ذہانت	:	سمجھ بوجھ
لیاقت	:	صلاحیت
چرچا	:	شہرت
ہاتھ بٹانا (محاورہ)	:	مدد کرنا، مل کر کام کرنا
دل ٹوٹنا (محاورہ)	:	مایوس ہونا
وقف کرنا	:	لگا دینا، خاص کر دینا
رعایا	:	عوام
سلطنت	:	حکومت
صلح	:	معاہدہ، دوستی
شہادت	:	کسی فرض کے لیے جان دینا

2. سوچیے اور بتایئے:

1. چاند بی بی کہاں پیدا ہوئی؟
2. چاند بی بی کون کون سی زبانیں جانتی تھی؟
3. چھوٹی سی عمر میں چاند بی بی نے کیا کیا سیکھا؟

© NCERT not to be republished

4. بیجاپور کے لوگ چاند بی بی کی عزت کیوں کرتے تھے؟
5. چاند بی بی نے رعایا کی بھلائی کے لیے کیا کیا کام کیے؟
6. چاند بی بی کو کس نے اور کیوں قتل کیا؟

3. نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

1. انھوں نے اپنی بیٹی کی .... کا بہت عمدہ انتظام کیا۔
2. چاند بی بی .... کے کاموں میں بھی .... کا ہاتھ بٹانے لگی۔
3. اس نے کنویں .... تالاب، سڑکیں اور عمارتیں ....۔
4. .... جھگڑے کی وجہ سے سلطنت .... ہو چکی تھی۔
5. وہ .... لیکن اس کا نام آج بھی .... ہے۔

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

بادشاہ تیر اندازی رعایا لیاقت سلطنت

5. بریکٹ میں دیے گئے صحیح لفظ کی مدد سے جملہ مکمّل کیجیے:

1. کیا آپ .... چاند بی بی کا نام سنا ہے؟ (سے / نے / کو)
2. اس کے والد احمد نگر .... بادشاہ تھے۔ (کا / کی / کے)
3. چاند بی بی نے عربی فارسی کی .... تعلیم حاصل کر لی۔ (اچھّی / اچھّے / اچھّا)
4. دونوں ہنسی خوشی رہنے .... ۔ (لگی / لگے / لگا)
5. اسے اکبر کی بھیجی ہوئی فوج سے مقابلہ بھی .... پڑا۔ (کرنا / کرنی / کرنے)

© NCERT not to be republished

6. چاند بی بی کے بارے میں پانچ جملے لکھیے۔

7. خوش خط لکھیے:

مہارت	....	....	....	....	....
انتظام	....	....	....	....	....
رعایا	....	....	....	....	....
سلطنت	....	....	....	....	....
مخالف	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

4722CH12

سبق – 12

کون بڑا ہے؟

ایک بار دن اور رات میں تکرار ہو گئی۔

دن کہتا تھا ''میں آگے چلتا ہوں۔ تم میرے پیچھے آتی ہو۔''

رات نے کہا ''جی نہیں، آگے میں چلتی ہوں اور تم میرے پیچھے آتے ہو۔''

شام ہوئی۔ دن نے ہنس کر کہا۔ ''دیکھا بی رات! میں جا رہا ہوں اور تم آ رہی ہو۔ میں آگے ہُوا نا۔'' رات چُپ رہ گئی۔

صبح ہوئی، رات نے کہا ''دیکھا دن بھیّا! میں جا رہی ہوں اور تم آ رہے ہو۔ میں آگے ہوئی نا۔'' دن چُپ رہ گیا۔

© NCERT not to be republished

اب یہ بات روز ہونے لگی۔ ہر شام دن کہتا، دیکھو میں آگے ہوں۔ ہر صبح، رات کہتی میں آگے چلتی ہوں۔

پھر ایک شام جب رات اور دن میں ملاقات ہوئی تو دن نے کہا۔

''آؤ بی کلّو، میرے پیچھے چلی آؤ، میں چلا۔''

رات جل گئی۔ صبح ہوئی تو رات اور دن میں پھر ملاقات ہوئی۔ رات نے کہا،'' گورے بھائی! میرے پیچھے چلے آؤ، میں جا رہی ہوں۔''

موسم گرمی کا تھا۔ دن بڑا ہوتا تھا اور رات چھوٹی۔ دن کو شرارت سوُجھی، رات سے کہنے لگا'' تم میری بڑائی مان لو۔ میں آگے بھی چلتا ہوں اور تم سے بڑا بھی ہوں۔'' رات کو کوئی جواب نہ سوُجھا۔

اگلی صبح رات نے کہا۔'' تم لمبائی میں بڑے ہو لیکن گرمی سے لوگوں کا بُرا حال کر دیتے ہو۔ میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوں۔ لوگوں کو گرمی سے نجات دلاتی ہوں۔''

شام ہوئی تو دن بولا۔''تمھارے آنے سے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ میں آتا ہوں تو دنیا میں رَوشنی پھیل جاتی ہے۔''

صبح کو رات اور دن پھر مِلے۔ رات نے کہا۔'' دیکھو! تم آتے ہو تو لوگ محنت کرتے ہیں۔ تھک جاتے ہیں۔ میں آتی ہوں تو تھکے ہارے لوگ آرام کرتے ہیں۔ میں اچھّی ہوں۔''

شام کو دن نے کہا۔'' تم نے میری بڑائی خود مان لی۔ میں ہوتا ہوں تو کام ہوتا ہے۔ لوگ محنت کرتے ہیں۔ کسان کھیت میں ہل چلاتے ہیں۔ اناج بوتے ہیں، جانور جنگل میں گھاس چرتے ہیں۔ کارخانوں میں چیزیں بنتی ہیں۔ دنیا کا کاروبار چلتا ہے۔ تم آتی ہو تو کاروبار بند۔ اندھیرا، کاہلی۔''

یہ نوک جھونک چلتے چلتے بہت سا وقت گزر گیا۔ گرمی کا موسم ختم ہو گیا۔ سردیاں آ گئیں۔ ایک صبح رات بولی،

'' کیوں دن بھیّا تمھاری بڑائی ختم ہو گئی۔ اب میں بڑی ہوں۔''

دن جھینپ گیا۔ کہنے لگا'' دیکھو لمبائی میں اب تم بڑی ہو۔ لیکن مَیں اچھّائی میں میں تم سے بڑا ہوں۔ تم بہت ٹھنڈی ہو۔ غریب لوگ تو تم سے بہت پریشان ہیں۔ میں آتا ہوں تو دھوپ میں بیٹھ کر سردی سے بچ جاتے ہیں۔''

© NCERT not to be republished

آخر ایک شام، دن نے کہا ''یہ روز روز کا جھگڑا اچھّا نہیں۔ چلو سوٗرج کے پاس چلیں۔ اس سے پوچھیں کون بڑا ہے، کون چھوٹا۔ کون اچھا ہے، کون بُرا۔''

سورج روز صبح اور شام دونوں کی نوک جھونک سنتا اور مسکراتا تھا۔ خوش ہوتا تھا۔ مزے لیتا تھا۔ آخر دونوں نے سورج سے کہا۔ آپ روز ہمارا جھگڑا سنتے ہیں۔ آپ بتایئے ہم میں سے کون آگے چلتا ہے۔ کون بڑا ہے۔ کون اچھّا ہے۔

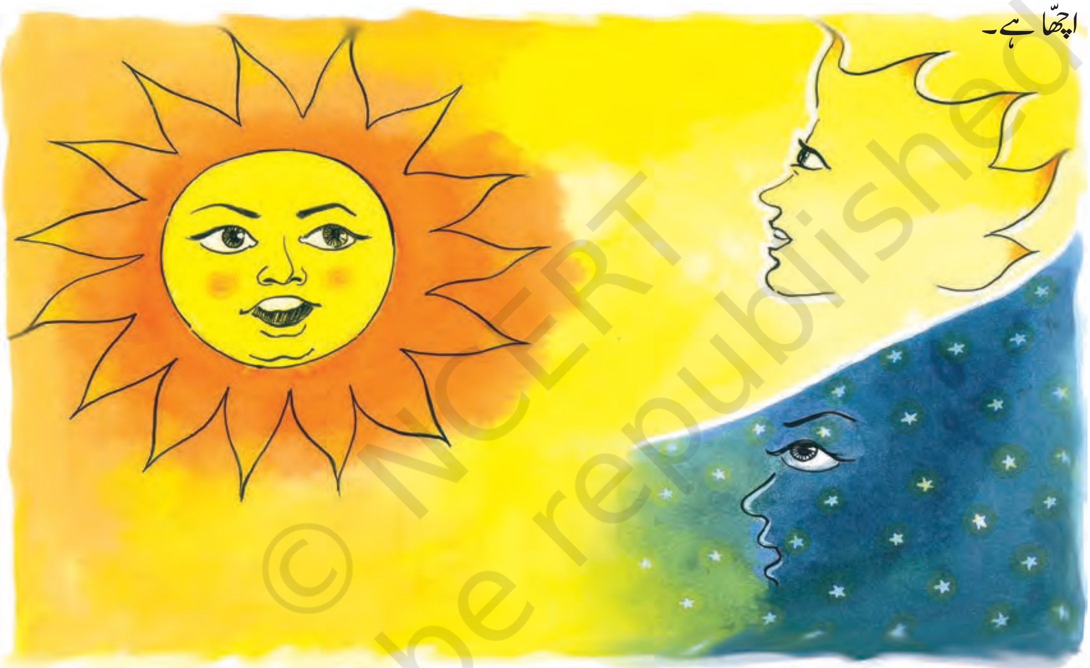

© NCERT not to be republished

سورج نے کہا۔ ''رات کے بعد دن آتا ہے۔ دن کے بعد رات آتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے آگے بھی ہیں اور پیچھے بھی۔ موسموں کے ساتھ تمھاری لمبائی گھٹتی بڑھتی ہے۔ گرمی کے زمانے میں دن بڑا ہوتا ہے اور سردی کے زمانے میں رات بڑی ہوتی ہے۔ کبھی دن بڑا ہوتا ہے، کبھی رات بڑی۔ لوگ دن میں کام کرتے ہیں۔ رات کو آرام کرتے ہیں۔ کام کے بعد آرام ضروری ہے۔ اس لیے دن اور رات دونوں اچھّے ہیں۔''

سورج نے آگے کہا ''ارے بے وقوفو! مَیں سامنے ہوں تو دن۔ میں چھُپ جاتا ہوں تو رات۔ تم دونوں میرے بچّے ہو۔

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

تکرار	:	نوک جھونک
جواب نہ سوُجھنا	:	بات نہ بننا، لاجواب ہونا
نجات	:	چھُٹکارا
کاہلی	:	سُستی
جھینپ گیا	:	شرمندہ ہوگیا

2. سوچیے اور بتائیے:

1. دن اور رات میں کِس بات پر نوک جھونک ہوتی تھی؟
2. دن اور رات سورج کے پاس کیوں گئے؟
3. سورج نے دن اور رات کو کِس طرح مطمئن کیا؟
4. سورج نے دن اور رات سے یہ کیوں کہا کہ تم دونوں میرے بچّے ہو؟
5. اس سبق سے آپ نے کیا نتیجہ نکالا؟

3. نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

1. ایک بار دن اور رات میں............................ہوگئی۔
2. ہر شام..............................کہتا دیکھو میں آگے ہوں۔

© NCERT not to be republished

3. صبح ہوئی تو رات اور دن میں پھر.............................ہوئی۔

4. آپ بتائیے ہم میں سے کون.............................چلتا ہے۔

5. موسموں کے ساتھ تمھاری.............................گھٹتی بڑھتی ہے۔

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مُلاقات شرارت نجات کاروبار کاہلی

5. نیچے دیے ہوئے جملوں میں سے فعل چُن کر سامنے بریکٹ میں لکھیے :

1. اب یہ بات روز ہونے لگی۔ ( )

2. لوگوں کو گرمی سے نجات دلاتی ہوں۔ ( )

3. سورج صبح اور شام دونوں کی نوک جھونک سُنتا اور مسکراتا تھا۔ ( )

4. گرمی کے زمانے میں دن بڑا ہوتا ہے۔ ( )

5. لوگ دن میں کام کرتے ہیں۔ ( )

6. بتائیے کِس نے کِس سے کہا:

1. ”آؤ بی کلّو، میرے پیچھے چلی آؤ، میں چلا۔“ ....

2. ”تم میری بڑائی مان لو۔“ ....

3. ”تم نے میری بڑائی خود مان لی۔“ ....

4. ”یہ روز روز کا جھگڑا اچھّا نہیں۔ چلو سورج کے پاس چلیں۔“ ....

5. ”تم دونوں میرے بچّے ہو۔“ ....

© NCERT not to be republished

7. خوش خط لکھیے :

پیچھے ....

صبح ....

ملاقات ....

جھینپ ....

مُسکرانا ....

© NCERT not to be republished

4722CH13

سبق – 13

قلم

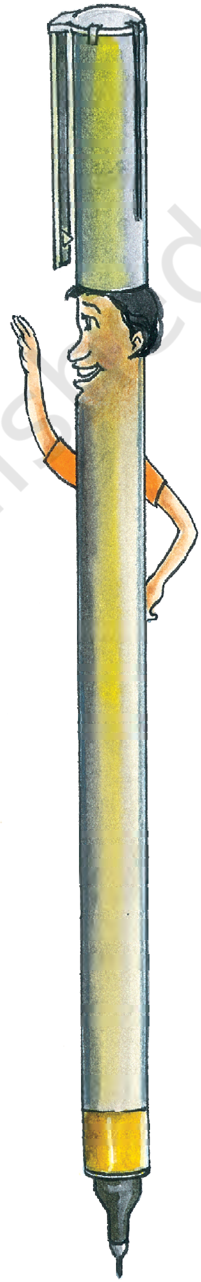

سنو پیارے بچّو، میں ہوں اک قلم
سمجھنا نہ تم میرے رُتبے کو کم

کروگے اگر قدر میری سدا
تو سمجھوگے تم، ہے مری شان کیا

میں شاہوں سے بھی تم کو مِلواؤں گا
جو چاہوگے میں تم کو دِلواؤں گا

میں دلواؤں گا تم کو اونچا مقام
تمھیں نام ور کرنا میرا ہے کام

مری بات سن رکھّو بچّو ضرور
بہت روؤگے مجھ سے ہوگے جو دُور

© NCERT not to be republished

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

رتبہ	:	مرتبہ، درجہ
قدر	:	عزّت
شان	:	مرتبہ، عزّت
شاہ	:	بادشاہ
مقام	:	جگہ
نام ور	:	مشہور
بہت روؤ گے	:	بہت پچھتاؤ گے

2. سوچیے اور بتائیے:

1. قلم کے رتبہ کو کم کیوں نہیں سمجھنا چاہیے؟
2. قلم کی شان کو کس طرح سمجھا جاسکتا ہے؟
3. قلم کا کیا کام ہے؟
4. قلم سے دوٗر رہ کر رونے کا کیا مطلب ہے؟

3. نیچے دیے ہوئے مصرعوں کو مکمّل کیجیے:

1. سمجھنا نہ تم میرے......................کو کم

© NCERT not to be republished

2. کروگے اگر.............................میری سدا

3. میں.................سے بھی تم کو ملواؤں گا

4. میں دلواؤں گا تم کو اونچا......................

5. بہت .... مجھ سے ہوگے جو دُور

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو خانوں کے مطابق الگ الگ لکھیے :

قلم   رتبہ   قدر   مقام   شان   کام   جگہ   عزّت

مذکر	مؤنث

5. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے :

کم   شاہ   اونچا   بچّہ   دُور

6. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

رتبہ   سدا   اونچا   نام ور   دُور

© NCERT not to be republished

7. خوش خط لکھیے:

قلم	....	....	....	....	....
رتبہ	....	....	....	....	....
مقام	....	....	....	....	....
تمھیں	....	....	....	....	....
بہت	....	....	....	....	....

8. اس نظم کو زبانی یاد کیجیے:

© NCERT not to be republished

4722CH14

سبق - 14

سونے کا چوہا

ایک بار اچانک ایک مال دار سوداگر کی موت ہوگئی۔ اس کے لالچی رشتے داروں نے اس کی بیوہ سے سب کچھ چھین لیا۔ اس بات سے وہ ڈر گئی اور اپنے بیٹے سوم دت کو لے کر وہاں سے کہیں دُور چلی گئی۔

وہ اپنے بیٹے سے بہت پیار کرتی تھی۔ اپنی تھوڑی سی آمدنی میں اس نے سوم دت کو تعلیم دلائی۔ جب وہ سولہ سال کا ہوگیا تو اس کی ماں نے کہا ''میرے پیارے بیٹے! تم ایک تاجر کی اولاد ہو۔ تمھیں اپنے باپ کی طرح ہی کوئی کاروبار کرنا چاہیے۔ لیکن اس کے لیے ہمارے پاس سرمایہ نہیں ہے۔ اس شہر میں ایک امیر تاجر رہتا ہے۔ وہ ہونہار نوجوانوں کو کاروبار کے لیے رقم

اُدھار دیتا ہے۔ تم اُس کے پاس جاؤ اور مدد مانگو۔''

دوسرے دن نوجوان سوم دت اُس امیر تاجر کے گھر گیا۔ وہاں پہنچ کر اُسے معلوم ہوا کہ بیوپاری کا مزاج بگڑا ہوا ہے۔ وہ کسی دوسرے نوجوان پر غصّہ اُتار رہا تھا۔

''تمھیں کاروبار کرنے کے لیے میں نے کافی روپیہ دیا تھا۔ تم نے اس کا کیا کیا؟ تم نے کوئی منافع بھی نہیں کمایا اور اصل رقم بھی گنوا بیٹھے۔ تم جانتے ہی نہیں کہ کاروبار کیسے کیا جاتا ہے؟''

نوجوان نے کہا ''نہیں، جنابِ عالی!''

© NCERT not to be republished

’’دیکھو!‘‘ تاجر نے ایک مرے ہوئے چوہے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔’’ایک ہوشیار آدمی اس مرے ہوئے چوہے کو بھی پونجی مان کر پیسہ کما سکتا ہے۔‘‘

سوم دت نے اُس مرے ہوئے چوہے کی طرف دیکھا۔ ایک لمحے کے لیے سوچا اور چوہے کو اُٹھا کر تاجر کے پاس لے گیا۔

’’میں آپ سے پونجی کے روپ میں یہ چوہا اُدھار لے رہا ہوں۔‘‘

تاجر نے سوم دت کی طرف دیکھا اور ہنس پڑا۔ لیکن سوم دت سنجیدہ تھا۔ وہ مرے ہوئے چوہے کو اٹھا کر باہر لے آیا۔ جب وہ چوہے کو لے کر جا رہا تھا تو ایک تاجر نے اپنی دکان سے آواز لگائی ’’اے نوجوان!۔ چوہے کو پھینکنا مت۔ میری بلّی کو دے دو۔ وہ بھوکی ہے۔‘‘ سوم دت نے چوہا بلّی کو دے دیا۔ اس کے بدلے میں اس نے سوم دت کو دو مُٹھّی جَو دے دیے۔

سوم دت نے جَو کے دانوں کو خوب پیس لیا۔ اس کے بعد ایک گھڑے میں پانی بھر کر ایک چوراہے پر جا بیٹھا۔ وہاں اس نے بہت سے لکڑہاروں کو جنگل سے لکڑیاں لاتے ہوئے دیکھا۔ وہ بہت تھکے ہوئے تھے۔ سوم دت نے انھیں پِسا ہوا جَو اور پانی دیا۔

لکڑہارے بہت خوش ہوئے۔ ہر ایک نے اُسے دو دو لکڑیاں دیں۔ سوم دت نے یہ لکڑیاں بازار میں بیچ دیں۔ ان کے بیچنے سے جو پیسے ملے ان سے کچھ اور جَو خریدا۔

دوسرے دن سوم دت پھر چوراہے پر جا کر بیٹھ گیا۔ لکڑہاروں کو پِسا ہوا جَو اور پانی دینے لگا۔ انھوں نے پھر بدلے میں لکڑیاں دیں۔ یہ لکڑیاں بھی اس

نے بازار میں جا کر بیچ دیں۔کئی دن سوم دت نے لکڑیاں بیچ بیچ کر کافی پیسہ جمع کر لیااور وہ لکڑیوں کا چھوٹا سا کاروبار کرنے لگا۔

برسات شروع ہوگئی۔شہر میں ایندھن کی کمی ہوگئی اورلکڑیوں کی قیمت بڑھ گئی۔سوم دت نے لکڑیاں اچھّے داموں میں بیچ دیں۔اس پیسے سے اس نے ایک دُکان کھول لی۔اپنی ہوشیاری اورمحنت سے وہ کاروبار میں تیزی سے ترقی کرتا گیا۔کچھ ہی سالوں میں اس کا شمارشہر کے امیرتاجروں میں ہونے لگا۔لیکن وہ اس امیر تاجر کونہیں بھوُلا، جس سے اس نے مرا ہوا چوہا لیا تھا۔ایک دن اس نے سونے کا چوہا بنوایا اوراس تاجر سے ملنے گیا۔

''میں آپ کا بہت احسان مند ہوں، سیٹھ جی۔'' اس نے سر جھکا کر کہا'' آپ نے مجھے راہ دکھائی۔''

یہ کہہ کر اس نے سونے کا چوہا تاجر کو دے دیا۔

تاجر نے حیرت سے کہا'' یہ کیا ہے؟ کیا میں نے تمھیں کچھ اُدھار دیا تھا؟''

''جی ہاں! آپ نے مجھے ایک مرا ہوا چوہا اُدھار دیا تھا۔''

سوم دت نے تاجر کو ساری کہانی سنائی۔تاجر سوم دت کی کہانی سن کر بہت خوش ہوااوراتنا متاثر ہوا کہ اس نے اپنی لڑکی کی شادی سوم دت سے کر دی۔سوم دت اپنی بیوی اور ماں کے ساتھ عیش وآرام سے رہنے لگا۔

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

سوداگر	:	تاجر، تجارت کرنے والا
تاجر	:	تجارت کرنے والا
ہونہار	:	عقل مند، ہوشیار
سرمایہ	:	پونجی، دولت
منافع	:	فائدہ، نفع
احسان مند	:	احسان ماننے والا
شمار	:	گنتی
انکساری	:	نرمی، عاجزی
متاثر کرنا	:	اثر ڈالنا

2. سوچیے اور بتائیے:

1. سوم دت کی ماں کے ساتھ اس کے رشتے داروں نے کیا سلوک کیا؟
2. سولہ سال کا ہونے پر سوم دت کی ماں نے اس سے کیا کہا؟
3. تاجر دوسرے نوجوان پر غصّہ کیوں کر رہا تھا؟
4. سوم دت کس طرح شہر کا امیر آدمی بن گیا؟
5. سوم دت نے تاجر کو سونے کا چوہا کیوں دیا؟

© NCERT not to be republished

3. نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

1. ایک بار اچانک ایک مال دار................کی موت ہوگئی۔
2. وہ کسی دوسرے نوجوان پر......................اتار رہا تھا۔
3. سوم دت نے جَو کے دانوں کو ....پیس لیا۔
4. سوم دت نے یہ لکڑیاں...............میں بیچ دیں۔
5. امیر تاجر سوم دت کی کہانی سن کر بہت................ہوا۔

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے واحد لکھیے:

اموات	تعلیمات	احسانات	معلومات	جوابات
....	....	....	....	....

5. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو مثال کے مطابق بدل کر لکھیے:

مثال	رشتہ	رشتے
	چوہا	....
	سرمایہ	....
	لمحہ	....
	مشورہ	....
	روپیہ	....
	پیسہ	....

© NCERT not to be republished

6. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو مثال کے مطابق بدل کر لکھیے :

مثال	مکّار	مکّاری
1.	لالچ	....
2.	کاروبار	....
3.	بیوپار	....
4.	ہوشیار	....

7. اس سبق میں لفظ 'احسان مند' استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے احسان ماننے والا۔ اسی طرح نیچے دیے ہوئے لفظوں کو بدل کر لکھیے :

دولت ....

فکر ....

ضرورت ....

حاجت ....

خواہش ....

8. خوش خط لکھیے :

لالچی ....

تعلیم ....

© NCERT not to be republished

ہونہار	....	....	....	....	....
سنجیدہ	....	....	....	....	....
منافع	....	....	....	....	....

9. پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے:

یہ ایک پرانے زمانے کی کہانی ہے۔ ایسی کہانیاں ملکوں ملکوں اور سینہ بہ سینہ سفر کرتی ہیں آپ نے بھی اپنی نانی یا دادی سے کوئی کہانی ضرور سنی ہوگی۔ کوئی ایک کہانی اپنے ساتھیوں کو سنایئے اور اسے لکھیے۔

© NCERT not to be republished

سبق – 15

پیدل سے ہوائی جہاز تک

انسان کی سبھی ضرورتیں ایک جگہ رہنے سے کبھی پوری نہیں ہوتیں۔ اس کے لیے اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ پہلے وہ ہر جگہ پیدل ہی آتا جاتا تھا۔ سامان بھی وہ اپنے سَر یا پیٹھ پر لاد کر لے جاتا تھا۔ ایک زمانے تک اسی طرح انسان کا کام چلتا رہا۔ اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اس نے اپنے اِرد گرد کا جائزہ لیا تو اُس کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ کچھ جانور ایسے ہیں جو سواری اور بوجھ ڈھونے کے کام آسکتے ہیں۔ اس طرح اُس نے ہاتھی، گھوڑے، بیل، اونٹ اور خچّر جیسے جانوروں سے کام لینا شروع کیا۔ لیکن اس میں مشکل یہ تھی کہ دوُر جانے میں بہت وقت لگ جاتا تھا۔

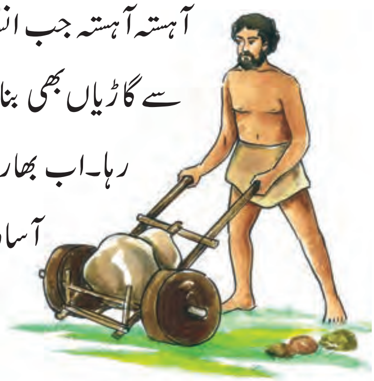

آہستہ آہستہ جب انسان کے شعور میں اضافہ ہوا تو اس نے پہیّا ایجاد کرلیا۔ دو پہیّوں کی مدد سے گاڑیاں بھی بنا لیں۔ ان گاڑیوں کو جانور کھینچنے لگے تو انسان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ اب بھاری سے بھاری سامان اور زیادہ سے زیادہ لوگ ان سواریوں کے ذریعے آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے لگے۔

جب انسان کو بھاپ کی طاقت کا اندازہ ہوا تو اُس نے بھاپ سے چلنے والا انجن بنا لیا۔ یہ انسان کی پہلی کوشش تھی۔ اس میں ایندھن زیادہ خرچ ہوتا تھا۔ جیمز واٹ نام کے ایک آدمی نے اِس انجن میں کئی تبدیلیاں کیں

اور یہ ثابت کر دیا کہ بھاپ کی قوّت سے کم وقت میں بہت سا کام لیا جا سکتا ہے۔لوگوں نے سوچا کہ جب ایک جگہ رکھ کر اس انجن سے کام لیا جا سکتا ہے تو اِس کی مدد سے پہیّے کو بھی زیادہ تیزی سے چلایا جا سکتا ہے۔ اٹھارھویں صدی کے آخر میں انسان نے اس خیال کو بھی سچ کر دکھایا اور بھاپ کی طاقت سے چلنے والی موٹر گاڑیاں سڑکوں پر دکھائی دینے لگیں۔

جیمز واٹ بھاپ کے انجن سے گاڑی کھینچنے کا بھی کام لینا چاہتا تھا لیکن بوڑھا ہوجانے کی وجہ سے وہ اس کام کو پورا نہ کر سکا۔اس کا ایک ساتھی فِلٹن اس انجن سے پانی میں کشتی چلانا چاہتا تھا۔ پہلے تو لوگوں نے فِلٹن کے اس خیال کا بڑا مذاق اُڑایا لیکن اُنھیں اُس وقت بڑا تعجب ہوا جب فلٹن نے سچ مُچ بھاپ کے انجن سے پانی میں کشتی چلا کر دکھا دی۔ اب انجن سے گاڑی کھینچنے کا کام باقی رہ گیا تھا۔ یہ کام جارج اسٹی فینسن نے پورا کر دکھایا۔ اُسے یقین تھا کہ بھاپ کا انجن گاڑیوں کو کھینچ سکتا ہے۔آخر کار اس نے ایسا انجن بنا ہی لیا جس سے گاڑی کھینچی جا سکتی تھی۔ بھاپ کا یہ انجن پہلی بار کوئلے کی گاڑی کھینچنے کے کام میں لایا گیا۔ جارج اسٹی فینسن نے سوچا اب ایسا انجن بنانا چاہیے جو لوگوں سے بھری گاڑیاں بھی کھینچ سکے۔اس مرتبہ اس نے پہلے سے کہیں اچھّا انجن بنایا۔انجن کے پیچھے لوگوں سے بھری گاڑی لگا دی۔ پھر اُس گاڑی کو چلا کر دکھایا۔ جانتے ہو یہ پہلی ریل گاڑی تھی۔

اس کے بعد انسان کو خیال آیا کہ پرندوں کی طرح وہ بھی ہوا میں کیوں نہیں اُڑ سکتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے پرندوں

© NCERT not to be republished

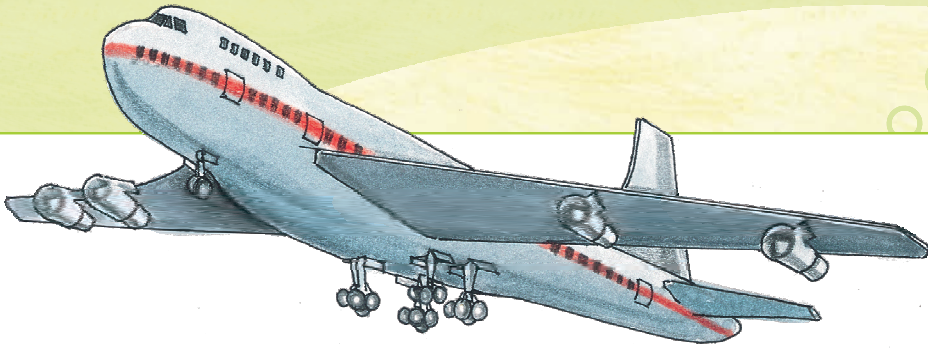

کے بہت سے پر جمع کیے اور اپنے بازوؤں سے باندھ کر اونچائی سے کود کر اُڑنے کی کوشش کی۔ لیکن اپنی اس پہلی کوشش میں وہ ناکام رہا اور زمین پر آ گرا۔ پھر بھی انسان نے ہمّت نہیں ہاری۔ ہوا میں اُڑنے کے لیے اس نے اپنی کوششیں برابر جاری رکھیں۔ آخر کار 1903 میں دو امریکی بھائی ولبر رائٹ (Wilbur Wright) اور آرولِ رائٹ (Orville Wright) ایک ایسی مشین بنانے میں کامیاب ہو گئے جو پٹرول کی مدد سے اُڑ سکتی تھی۔ ان دونوں بھائیوں کی خوشی کی اُس قت انتہا نہ رہی جب انھوں نے 1908 میں ہوائی جہاز اُڑا کر یہ ثابت کر دیا کہ انسان ہوا میں بھی سفر کر سکتا ہے۔ اس طرح انسان نے نہ صرف پیدل سے ہوائی جہاز تک کا سفر کیا ہے بلکہ اب اس نے زمین، پانی اور ہوا میں سفر کرنے کے لیے بہتر سے بہتر ذرائع بھی پیدا کر لیے ہیں۔ یہ انسان کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے۔ سچ کہا گیا ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

اِردگِرد	:	آس پاس
جائزہ	:	اندازہ
شعور	:	سمجھ، سلیقہ
اِیجاد	:	نئی چیز بنانا، وجود میں لانا
قوّت	:	طاقت

© NCERT not to be republished

تعجّب	:	حیرت
ذرائع	:	ذریعہ کی جمع ہے، وسیلہ
مسلسل	:	برابر، لگاتار

.2 سوچیے اور بتائیے:

.1 آدمی پہلے ہر جگہ کیسے آتا جاتا تھا؟

.2 انسان کن جانوروں سے بوجھ ڈھونے کا کام لیتا تھا؟

.3 سب سے پہلے انسان نے کیا ایجاد کیا؟

.4 فلٹن بھاپ کے انجن سے کیا چلانا چاہتا تھا؟

.5 انجن سے گاڑی کھینچنے کا کام کس نے پورا کیا؟

.6 دو امریکی بھائیوں نے کیا کارنامہ انجام دیا؟

.3 نیچے دی ہوئی خالی جگہوں میں مناسب لفظ بھریے:

اندازہ انجن کوشش قوّت ایندھن مدد بھاپ تیزی

جب انسان کو................ کی طاقت کا................ ہوا تو اس نے بھاپ سے چلنے والا................ بنا لیا۔ یہ انسان کی پہلی................ تھی۔ اس میں................ زیادہ خرچ ہوتا تھا۔ جیمز واٹ نام کے ایک آدمی نے اس انجن میں کئی تبدیلیاں کیں اور یہ ثابت کر دیا کہ بھاپ کی .... سے کم وقت میں بہت سا کام لیا جا سکتا ہے۔ لوگوں نے سوچا کہ جب ایک جگہ رکھ کر اس انجن سے کام لیا جا سکتا ہے تو اس کی .... سے پہیّے کو بھی زیادہ................ سے چلایا جا سکتا ہے۔

© NCERT not to be republished

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کی جمع لکھیے:

ضرورت	وقت	ذریعہ	مشکل	خیال
....	....	....	....	....

5. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:

مشکل   اضافہ   بہتر   ناکام   آرام

6. حصہ 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:

	الف	ب
(1)	سامان بھی وہ اپنے سر یا پیٹھ پر	اپنی کوششیں برابر جاری رکھیں۔
(2)	آہستہ آہستہ جب انسان کے شعور میں اضافہ ہوا تو	پرندوں کی طرح وہ بھی ہوا میں کیوں نہیں اڑ سکتا۔
(3)	جیمز واٹ نام کے ایک آدمی نے	اُس نے پہیا ایجاد کرلیا۔
(4)	اس کے بعد انسان کو خیال آیا کہ	لاد کر لے جاتا تھا۔
(5)	ہوا میں اڑنے کے لیے اس نے	انجن میں کئی تبدیلیاں کیں۔

7. سفر کے ذرائع پر پانچ جملے لکھیے۔

8. خوش خط لکھیے:

جائزہ ....

© NCERT not to be republished

شعور	....	....	....	....	....
تعجب	....	....	....	....	....
ذرائع	....	....	....	....	....
مسلسل	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

4722CH16

سبق – 16

نیل گگن میں تارے

سوُرج ڈوُب گیا تو پھَیلی
رات کی چادر مَیلی مَیلی
ہر سوُ پھیل گیا اندھیارا
تھک کر سویا دن بے چارا
تب نکلے آکاش پہ تارے
جِھلمِل جِھلمِل کرتے سارے
اَبرُ میں چھُپتے اور نکلتے
دیپ کبھی بُجھتے اور جَلتے
رات کے آنچل میں نِکھرے ہیں
پھوُل چمیلی کے بِکھرے ہیں
یا پَریوں کی شہزادی کا
یا بوڑھی نانی دادی کا

© NCERT not to be republished

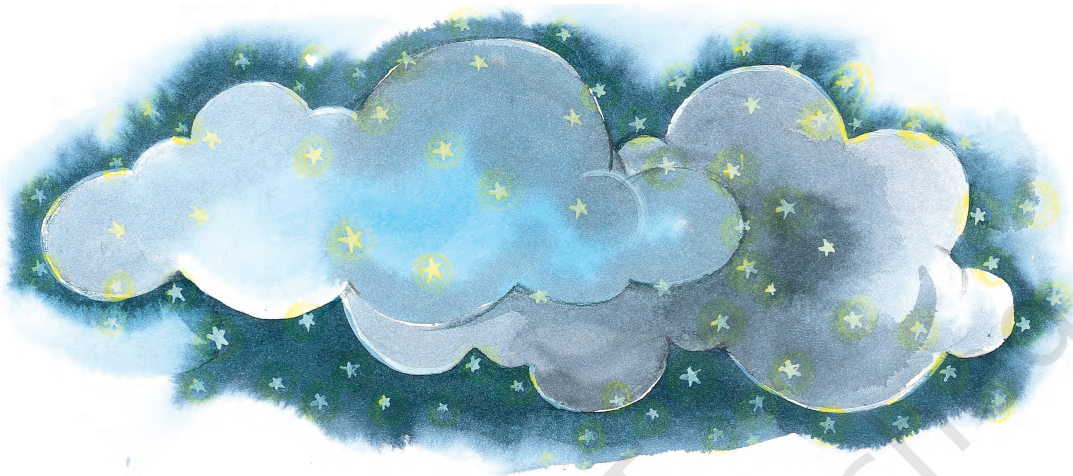

ہار گلے کا موتی والا
یا ٹوٹی ہیروں کی مالا
اور بِکھر کر نیل گگن میں
دُور خلاؤں کے آنگن میں
ہیرے موتی چمک رہے ہیں
جگنو جیسے دَمک رہے ہیں

(شریف احمد شریفؔ)

© NCERT not to be republished

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے :

نیل گگن	:	نیلا آسمان
ہرسُو	:	ہرطرف
آکاش	:	آسمان
اَبرُ	:	بادل
دیپ	:	چراغ
آنچل	:	دوپٹّے کا کنارا، یہاں مراد آسمان سے ہے
خَلا	:	زمین اور آسمان کے درمیان کا خالی حصّہ، SPACE
دَمک	:	چمک

2. سوچیے اور بتائیے:

1. شاعر نے رات کی چادر کو مَیلی کیوں کہا ہے؟
2. تارے نکلنے کے بعد آسمان کا سماں کیسا ہوتا ہے؟
3. بادل میں تاروں کے چھُپنے اور نکلنے کو شاعر نے کیا کہا ہے؟
4. رات کا آنچل کسے کہا گیا ہے؟
5. شاعر نے تاروں کو ہیرے موتی کیوں کہا ہے؟

© NCERT not to be republished

3. نیچے دیے ہوئے مصرعوں کو مکمّل کیجیے:

1. سورج ڈوب گیا تو..............................
2. .... کر سویا دن بے چارا
3. .... میں چھپتے اور نکلتے
4. رات کے.................میں نکھرے ہیں
5. جگنو جیسے .... رہے ہیں

4. حصہ ’الف‘ اور ’ب‘ کے تحت دیے ہوئے ہم آواز لفظوں کو ملائیے:

الف	ب
پھیلی	سارے
اندھیارا	بکھرے
تارے	مَیلی
چھُپتے	بے چارا
نِکھرے	آنگن
شہزادی	دَمک
گگن	بُجھتے
چمک	دادی

© NCERT not to be republished

5. نظم میں شامل پانچ ہندی الفاظ لکھیے

....

6. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے :

ڈوبنا پھیلنا بُجھنا مَیلا چھُپنا جاگنا

7. حصہ 'الف' اور 'ب' کو ملا کر نظم کے مطابق شعر بنائیے :

الف	ب
سورج ڈوب گیا تو پھیلی	یا بوڑھی نانی دادی کا
تب نکلے آکاش پہ تارے	یا ٹوٹی ہیروں کی مالا
اَبر میں چھُپتے اور نکلتے	رات کی چادر مَیلی مَیلی
یا پریوں کی شہزادی کا	جگنو جیسے دَمک رہے ہیں
ہار گلے کا موتی والا	جِھلمل جِھلمل کرتے سارے
ہیرے موتی چمک رہے ہیں	دیپ کبھی بُجھتے اور جلتے

8. خوش خط لکھیے :

پھیلی ....

© NCERT not to be republished

جھِلمِل ....

شہزادی ....

چمیلی ....

جگنو ....

© NCERT not to be republished

4722CH17

سبق – 17

موقع پرست

پرانے زمانے کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ جنگل کے جانوروں میں زبردست لڑائی ہوئی۔لڑائی کی وجہ یہ تھی کہ جنگل پر حکومت کس کی ہو۔ درندوں کی طرف سے شیر، ریچھ اور ہاتھی جیسے خوف ناک جانور لڑ رہے تھے ۔ دوسری طرف سے چیل، گدھ اورعقاب جیسے پرندے ہنگامہ کررہے تھے۔ اس لڑائی میں کبھی درندوں کی جیت ہوتی اورکبھی پرندوں کی۔ اس طرح لڑائی عرصے تک جاری رہی مگر ہار جیت کا فیصلہ نہ ہوسکا۔

اس لڑائی میں ایک جانور ایسا بھی تھا جو بڑا موقع پرست تھا۔ وہ اپنی چالاکی سے ہمیشہ جیتے ہوئے جانوروں میں جاملتا اوراپنی بڑائی جتاتا رہتا۔

لڑائی کی وجہ سے اسے نہ تو پرندے ہی پہچان سکے اور نہ ہی درندے۔لیکن ایک دن ایسا بھی آیا کہ جب لڑائی بند ہوئی اور دونوں پارٹیوں میں صلح ہوگئی تو انھوں نے اس جانور کی اصلیت پتا لگانے کی کوشش کی۔ پتا چلا کہ وہ جانور اور کوئی نہیں چمگادڑ ہے جو دھوکا دے کر اپنی چالاکی سے دونوں کے ساتھ ملتا رہا۔

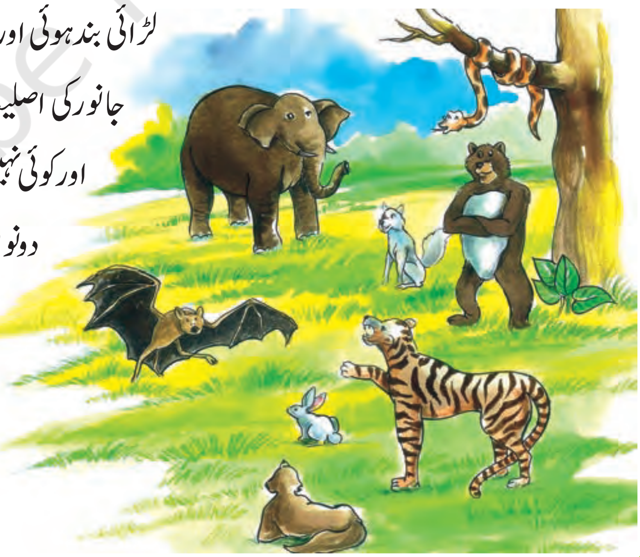

سب سے پہلے درندوں نے چمگادڑ کو بلایا اور کہا۔ ”دیکھو بھائی ! دھوکا دینے والے اور موقع پرستوں کا کبھی بَھلا نہیں ہوتا۔ اس لیے

ہم تمھیں اپنی قوم میں نہیں ملا سکتے۔ تمھارے یہ بڑے بڑے پنکھ ہیں۔ پھر تم چوپایے کیسے ہو سکتے ہو؟''

یہ سن کر چمگادڑ دوڑا دوڑا پرندوں کے پاس گیا۔ پرندوں نے اس سے کہا۔ ''میاں رہنے بھی دو! آ گئے ہمیں دھوکا دینے اور بُدّھو بنانے۔ بس دیکھ چکے ہم تم کو۔ ہمیشہ جیتنے والے کے ساتھ ہو جاتے ہو۔ اچھا یہ تو بتاؤ؟ تمھاری چونچ کہاں ہے؟ پر کہاں ہیں؟ پھر تمھارے لمبے لمبے کان بھی تو ہیں۔ ایسے کان تو چوہوں کے ہوتے ہیں۔ بس جاؤ اپنا کام کرو۔ ہم تمھیں اپنی قوم میں نہیں ملا سکتے۔''

چمگادڑ ٹھنڈی سانس بھر کر چوہوں کے پاس گیا اور ان سے کہنے لگا۔

''بھائیو! مجھے اپنی قوم میں شامل کر لو۔ دیکھو میرے کتنے لمبے لمبے کان ہیں۔ پھر جس طرح تمھارے بچّے دودھ پیتے ہیں۔ اسی طرح میرے بچے دودھ پیتے ہیں۔''

چوہے بھی ہنسے اور بولے! '' آ گئے دھوکا دینے اور یہ کہنے کہ مجھے اپنی قوم میں ملا لو۔ اچھا بتاؤ۔ کیا تمھارے دُم ہے؟ کیا تم پیروں سے چلنا جانتے ہو؟ تمھارے اتنے بڑے بڑے پر ہیں جن سے تم آسمان میں اُڑتے پھرتے ہو؟ کیا چوہوں کے اتنے بڑے پر ہوتے ہیں اور کیا وہ آسمان میں اُڑتے پھرتے ہیں؟ دیکھو بھائی! نہ تم چوہے ہو اور نہ ہم تمھیں اپنی قوم میں شامل کر سکتے ہیں۔''

موقع پرست چمگادڑ اب کہاں جاتا اور کیا کرتا۔ اس کی وہ دُرگت ہوئی کہ کہیں کا نہ رہا۔ مایوس ہو کر چُپ

چاپ درخت پر اُلٹا جالٹکا۔ اور آج تک اُلٹا ہی لٹکتا ہے۔اس وقت سے آج تک اس کا کوئی ساتھی نہیں اور رات کے اندھیرے میں اکیلا ہی اڑا کرتا ہے۔

سچ ہے موقع پرست اور دھوکے باز کا کبھی بھلا نہیں ہوتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ جب راز کھُل جاتا ہے تو پھر اس پر کوئی بھروسا نہیں کرتا۔ مارے شرم اور ندامت کے کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہیں رہتا۔ چمگادڑ کی طرح بھری دنیا میں تنہا رہ جاتا ہے۔

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے :

درندہ	:	چیر پھاڑ کرنے والا جانور
خوف ناک	:	ڈراؤنا
موقع پرست	:	موقع سے فائدہ اٹھانے والا
صلح	:	سمجھوتہ، دوستی
ٹھنڈی سانس بھرنا	:	افسوس کرنا
دُرگت	:	بُرا حال
ندامت	:	شرمندگی
منھ دکھانے کے قابل نہ ہونا (محاورہ)	:	کہیں کا نہ رہنا

© NCERT not to be republished

2. سوچیے اور بتائیے:

1. جانوروں میں لڑائی کی کیا وجہ تھی؟
2. چمگادڑ سب سے پہلے کس کے پاس گیا؟
3. چمگادڑ کو پرندوں نے اپنی قوم میں شامل کیوں نہیں کیا؟
4. چوہوں نے چمگادڑ کو کیا جواب دیا؟
5. اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

3. نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو مناسب لفظ سے بھریے:

درخت   بھلا   جنگل   موقع پرست   درندوں

1. لڑائی کی وجہ یہ تھی کہ.............................پر حکومت کس کی ہو۔
2. ایک جانور ایسا بھی تھا جو بڑا.............................تھا۔
3. سب سے پہلے.............................نے چمگادڑ کو بلایا اور کہا۔
4. موقع پرست کا کبھی.............................نہیں ہوتا۔
5. مایوس ہو کر چپ چاپ.............................پر اُلٹا جا لٹکا۔

4. کس نے کس سے کہا، لکھیے:

1. ہم تمھیں اپنی قوم میں نہیں ملا سکتے۔ ....
2. دیکھو میرے کتنے لمبے لمبے کان ہیں؟ ....

© NCERT not to be republished

3. اچھا بتاؤ کیا تمھاری دُم ہے؟ ....

4. کیا تم پیروں سے چلنا جانتے ہو؟ ....

5. حصہ 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:

الف	ب
آسمان	صلح
پرند	ہار
جنگل	دشمن
لڑائی	زمین
جیت	شہر
دوست	چرند

6. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

جنگل　　موقع پرست　　ندامت　　قوم　　اصلیت

7. سبق میں سے پانچ اور چھے حروف والے تین تین لفظ لکھیے:

پانچ حرفی	....	....	....
چھے حرفی	....	....	....

© NCERT not to be republished

8. خوش خط لکھیے:

فیصلہ	....	....	....	....	....
ریچھ	....	....	....	....	....
اُلجھن	....	....	....	....	....
صلح	....	....	....	....	....
متعلق	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

4722CH18

سبق – 18

پرندوں کا شیدائی

ستمبر کا آخری ہفتہ تھا۔ دن کے تیسرے پہر جب سوٗرج ڈھل چکا تھا، دھوپ کی شدّت کم اور شام سہانی تھی۔ سالم نے باغ کا رُخ کیا۔ گھر کے قریب ہی گھنے باغ میں پہنچ کر وہ اپنی عادت کے مطابق قدرتی مناظر میں کھو گیا۔ بچپن سے اس کو پیڑ پودے، ندی نالے، آسمان اور پہاڑ، چرند و پرند بہت اچھے لگتے تھے۔ رنگ برنگی، چھوٹی بڑی حسین اورخوب صورت چڑیوں سے اس کو خاص دل چسپی تھی۔ وہ اکثر دیر تک کھُلے آسمانوں میں پرواز کرتی ہوئی چڑیوں کوغور سے دیکھتا۔ کوئل، مور، پپیہا، ہنس، بگلا، بیا، ہُد ہُد، مَینا اورطوطا وغیرہ کی آوازوں اور رنگوں میں کھو جاتا۔

ایک دفعہ ننّھے سالم نے ایک پرندہ مار گرایا۔ پرندے کو ہاتھ میں اُٹھاتے ہی اُس کی ساری خوشی گم ہوگئی۔ یہ کیا؟ اس کے سینے پر تو زرد لکیریں ہیں۔ سالم علی کو اپنی حرکت پر بہت افسوس ہوا۔ اس واقعے نے سالم علی کی

© NCERT not to be republished

چڑیوں سے محبت اور دِل چسپی کو بڑھا دیا۔ اب وہ ہر وقت چڑیوں میں ہی گم رہتا۔ اس کا زیادہ تر وقت میدانوں، کھیتوں، باغوں اور پہاڑوں میں گزرتا۔ صبح سویرے باغوں کو جانا اور شام ڈھلنے کے بعد واپس آنا سالم علی کا معمول بن گیا۔ اب اسے طرح طرح کی چڑیوں کی پہچان ہوگئی تھی۔ یہاں تک کہ وہ طرح طرح کی چڑیوں کی آوازیں پوری خوبی کے ساتھ نکالنے لگا۔

چڑیوں سے سالم علی کی دل چسپی دیکھ کر ان کے چچا امیر الدین اُسے ''ممبئ نیچرل ہسٹری سوسائٹی'' لے گئے۔ وہاں سالم علی کو گائڈ کے عہدے پر مقرّر کرلیا گیا۔ وہاں اس کو بہت قریب سے چڑیوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ سالم علی کو برما اور جرمنی جانے کا بھی اتّفاق ہوا۔ وہاں کی چڑیوں نے سالم علی کا دل موہ لیا۔ اُنھوں نے پرندوں کا بغور مطالعہ کیا اور ان کے بارے میں تفصیلات جمع کیں۔

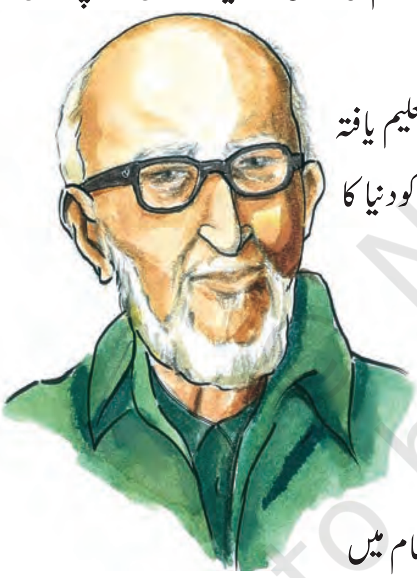

سالم علی 12 نومبر 1892 کو ممبئ میں پیدا ہوئے۔ وہ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے مگر پرندوں سے بے پناہ محبت اور گہری دِل چسپی نے سالم علی کو دنیا کا ایک ''ماہرِ پرند'' بنا دیا۔

سالم علی نے پرندوں پر کئی کتابیں تحریر کیں۔ انھیں پوری دنیا میں شہرت حاصل ہوئی اور بے شمار انعامات اور تمغے ملے۔ یونیورسٹیوں نے بھی انھیں اعزازی سندیں دیں۔ حکومتِ ہند نے 1958 میں پدم بھوشن اور 1976 میں پدم وِبھوشن کے قومی اعزازت سے نوازا۔ انعام میں حاصل ہونے والے پانچ لاکھ روپے سالم علی نے اپنی ترقّی کے ذمّے دار ادارے کو عطیہ کے طور پر دے دیے۔

پرندوں کا یہ شیدائی 1983 میں اس دنیا سے رخصت ہوگیا۔ اُس وقت ان کی عمر اکیانوے سال تھی۔

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

شدت	:	زیادتی
قدرتی	:	فطری، نیچرل
مناظر	:	منظر کی جمع، نظارے
پرواز	:	اُڑان
معمول	:	عادت
طور	:	طریقہ
مقرّر کرنا	:	طے کرنا
دل موہ لینا (محاورہ)	:	دل جیت لینا
تفصیلات	:	تفصیل کی جمع
تعلیم یافتہ	:	پڑھا لکھا
ماہرِ پرند	:	پرندوں کا ماہر
انعامات	:	انعام کی جمع
تمغہ	:	میڈل، ایک طرح کا اعزازی نشان
اعزازی	:	عزّت بڑھانے والا
عطیہ	:	مالی مدد، انعام

© NCERT not to be republished

شیدائی	:	جان نچھاور کرنے والا
پدم بھوشن	:	حکومتِ ہند کی طرف سے دیا جانے والا اعزاز
پدم وِبھوشن	:	حکومت ہند کی طرف سے دیا جانے والا ایک بڑا اعزاز
سند	:	سرٹی فکیٹ

.2 سوچیے اور بتایئے:

.1 سالم علی کو بچپن سے کس بات کا شوق تھا؟

.2 سالم علی کا زیادہ تر وقت کہاں گزرتا تھا؟

.3 سالم علی کے چچا انھیں کہاں لے گئے اور کیوں؟

.4 سالم علی نے کن ملکوں کی سَیر کی تھی؟

.5 حکومتِ ہند نے سالم علی کو کن اعزازات سے نوازا؟

.3 نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

.1 سالم علی کو اپنی حرکت پر بہت ....ہوا۔

.2 اب اسے طرح طرح کی ....کی پہچان ہو گئی تھی۔

.3 سالم علی کو برما اور جرمنی جانے کا بھی ....ہوا۔

.4 سالم علی نے پرندوں پر کئی ....تحریر کیں۔

.5 یونیورسیٹیوں نے بھی انھیں ....سندیں دیں۔

© NCERT not to be republished

4. حصہ 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:

الف		ب
اوپر	:	موت
اعلیٰ	:	غم
محبت	:	نیچے
خوشی	:	ادنیٰ
زندگی	:	نفرت

5. نیچے دی ہوئی تصویروں کے نام لکھیے:

....

6. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے واحد لکھیے:

عادات   مناظر   معلومات   تفصیلات   انعامات   اعزازات

....

© NCERT not to be republished

7. خوش خط لکھیے:

شیدائی	....	....	....	....	....
معمول	....	....	....	....	....
تفصیلات	....	....	....	....	....
رخصت	....	....	....	....	....
عطیہ	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

4722CH19

سبق – 19

اُردو زباں ہماری

کیسی ہے پیاری پیاری، اُردو زباں ہماری
پھوُلوں کی جیسے کیاری، اُردو زباں ہماری

پھوُلے پھلے ہمیشہ، باغِ جہاں میں یارب
ہو ہر زباں پہ جاری، اُردو زباں ہماری

بھارت ہے اس کا مَسکن، بھارت ہے اس کا گُلشن
بھارت کی ہے دُلاری، اُردو زباں ہماری

جھَڑتے ہیں پھُوُل منھ سے، گھُلتا ہے رَس فضا میں
جب ہو زباں پہ جاری، اُردو زباں ہماری

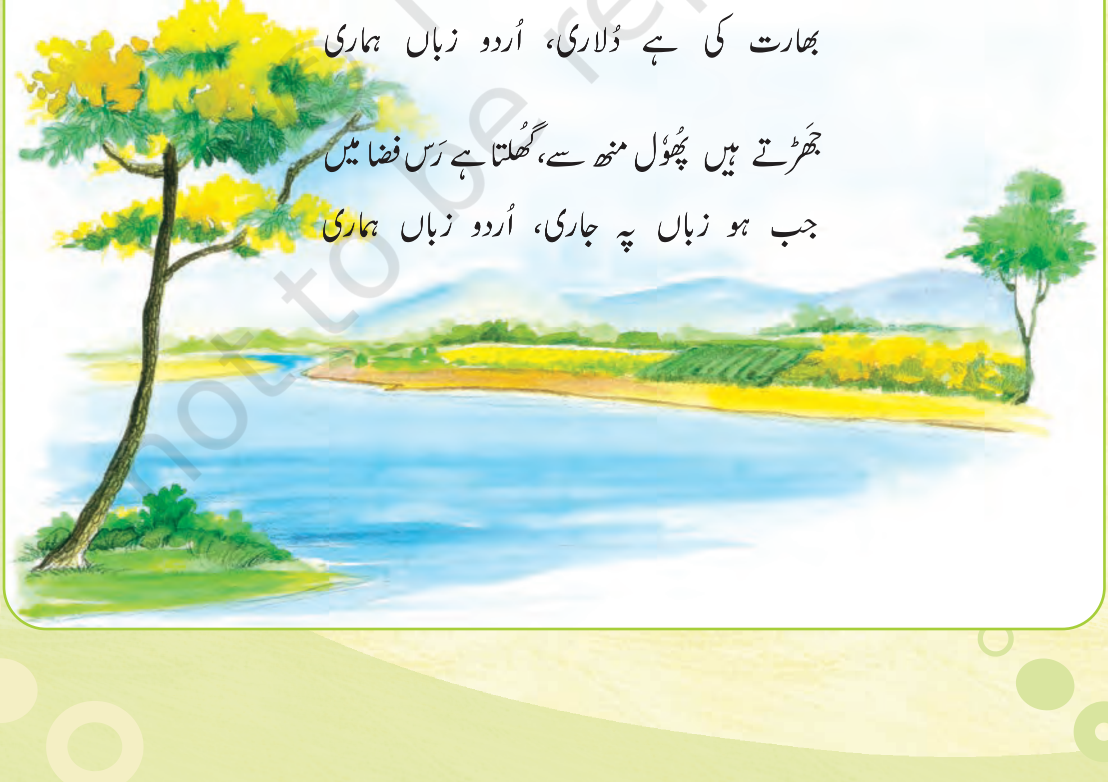

© NCERT not to be republished

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے :

کیاری	:	کھیت یا باغ میں بنائے گئے چھوٹے چھوٹے حصّے
پھوٗلنا پھلنا	:	ترقی کرنا
باغِ جہاں	:	دنیا کا باغ، مراد دنیا
یارب	:	اے اللہ، اے پروردگار
مَسکن	:	رہنے کی جگہ، گھر، مکان، ٹھکانا
گُلشن	:	باغ، پُھلواری، چمن
دُلاری	:	پیاری، لاڈلی
منھ سے پھوٗل جھڑنا	:	اچھّی اور میٹھی باتیں کرنا
فَضا	:	ماحول

2. سوچیے اور بتایئے:

1. پھوٗلوں کی کیاری کسے کہا گیا ہے؟
2. دوسرے شعر میں شاعر کس بات کی دعا کرتا ہے؟
3. اُردو کا بھارت سے کیا رشتہ ہے؟
4. آخری شعر میں اُردو زبان کی کیا خوبی بیان کی گئی ہے؟

© NCERT not to be republished

3. نیچے لکھے ہوئے مصرعوں کو صحیح لفظ سے مکمل کیجیے:

1. .... کی جیسے کیاری ، اُردو زباں ہماری (باغوں/ پھولوں)
2. پھولے پھلے ہمیشہ، باغِ .... میں یارب (جہاں/ مکاں)
3. بھارت ہے اس کا............................،بھارت ہے اس کا گلشن (چمن/مسکن)
4. ....ہیں پھول منھ سے،گھلتا ہے رس فضا میں (جھڑتے/گرتے)

4. اُردو زبان کے بارے میں پانچ جملے لکھیے:

5. آپ اسم کی تعریف پڑھ چکے ہیں۔اُس کی مدد سے اس نظم سے پانچ اسم تلاش کر کے لکھیے:

6. خوش خط لکھیے:

کیاری	....	....	....	....	....
ہمیشہ	....	....	....	....	....
مَسکن	....	....	....	....	....
گُلشن	....	....	....	....	....
فضا	....	....	....	....	....

7. اس نظم کو یاد کیجیے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ترنم سے پڑھیے:

© NCERT not to be republished

4722CH20

سبق - 20

چِڑیا گھر کی سَیر

"اگلے ہفتے ہم چڑیا گھر کی سیر کو جائیں گے۔" استاد نے جماعت میں اعلان کیا۔

"پہلے ہم اسکول کی بس سے ندی تک جائیں گے، کَشتی پر بیٹھ کر ندی پار کریں گے اور وہاں سے چڑیا گھر جائیں گے۔"

استاد نے جیسے ہی بچّوں کو ساری تفصیل بتائی، خوشی سے سب کا دل باغ باغ ہوگیا۔ اب کیا تھا۔ سبھی بچّے اگلے ہفتے کا بے چینی سے انتظار کرنے لگے۔

پروگرام کے مطابق بچّے صبح صبح اسکول آ گئے۔ ٹھیک آٹھ بجے بس روانہ ہوگئی۔

دریا پر پہنچ کر سبھی بچّے خوشی خوشی کشتی میں سوار ہو گئے۔ یہاں نہ تو شور تھا، نہ گاڑیوں کی تیز آوازیں اور نہ ہی ان سے نکلنے والے دھویں سے دم گھٹنے کا ماحول۔

© NCERT not to be republished

استاد نے بچّوں سے پوچھا، ''تمھیں دریا میں سفر کرتے وقت کیسا محسوس ہو رہا ہے؟''

اختر نے کہا ''یہاں صاف ستھرا ماحول ہے۔ ہمیں یہاں سانس لینے میں زیادہ آسانی ہو رہی ہے۔''

استاد نے بتایا کہ اس کی وجہ یہاں کا صاف ستھرا ماحول ہے۔ شہروں میں گاڑیوں سے نکلنے والے دھویں اور آوازوں سے فضا آلودہ ہو جاتی ہے۔ اس لیے ہمیں سانس لینے اور ایک دوسرے کی آواز سننے میں دشواری ہوتی ہے۔

نوشابہ جو بہت دیر سے خاموش تھی، کہنے لگی کہ '' ہم نے ماحولیات کی کتاب میں پڑھا ہے کہ اچھی صحت کے لیے ماحول اور فضا کا صاف ستھرا ہونا ضروری ہے۔''

''ماحول اور فضا کیا ہے؟'' سفیان نے پوچھا۔

ہوا، پانی، پیڑ، پودے اور آس پاس کی چیزوں کو ہی ماحول یا فضا کہتے ہیں۔

بچّے کشتی سے اتر کر چڑیا گھر پہنچے۔ چڑیا گھر کا منظر بہت خوب صورت تھا۔ یہاں سبھوں نے طرح طرح کے جانور اور چڑیاں دیکھیں۔ ہاتھی، گینڈا، دریائی گھوڑا، مگر مچھ، بھالو، بندر، شیر، لومڑی، گلہری، طوطا، مَینا، مور، بگلا، بلبل، بیا، اور اُلّو۔ شام ہونے سے پہلے سارے بچے اسکول آ گئے۔ اسکول میں بچوں کے والدین ان کا انتظار کر رہے تھے۔

مشق

1. پڑھیے اور سمجھیے:

سیر کرنا	:	گھومنا، تفریح کرنا
جماعت	:	کلاس روم

© NCERT not to be republished

دل باغ باغ ہونا (محاورہ)	:	بہت زیادہ خوش ہونا
شدت	:	زیادتی
شور	:	ہنگامہ
فضا	:	ماحول
آلودہ	:	گندہ
دشواری	:	مشکل
منظر	:	نظارہ
فطری ماحول	:	قدرتی ماحول

2. سوچیے اور بتائیے:

1. استاد نے جماعت میں کیا اعلان کیا؟
2. بچّے سَیر کے لیے کہاں گئے؟
3. ماحول یا فضا سے کیا مراد ہے؟
4. چڑیا گھر میں کون کون سے جانور تھے؟
5. بچے چڑیا گھر میں حیران کیوں تھے؟

3. نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

1. اگلے ہفتے ہم چڑیا گھر کی ....کو جائیں گے۔
2. خوشی سے سب کا دل.....................ہو گیا۔

© NCERT not to be republished

3. شہروں میں گاڑیوں سے نکلنے والے دھویں اور آوازوں سے فضا......................ہوجاتی ہے۔

4. اچھی صحت کے لیے..............................اور فضا کا صاف ستھرا ہونا ضروری ہے۔

5. اسکول میں بچوں کے ....ان کا انتظار کر رہے تھے۔

4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

سَیر   کشتی   ماحول   آلودہ   منظر

5. ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

ارشد کا قلم لال ہے۔

میرے استاد خط لکھ رہے ہیں۔

میں ایک اچھا طالب علم بنوں گا۔

میں روز اسکول جاتا ہوں۔

اوپر کے جملوں میں 'لال' اور 'اچھا' صفت ہیں جب کہ 'لکھ رہے ہیں' اور 'جاتا ہوں' فعل ہیں۔

اس مثال کے مطابق نیچے دیے ہوئے جملوں سے فعل اور صفت کو الگ کر کے لکھیے:

دلی ایک بڑا شہر ہے۔

اردو ایک میٹھی زبان ہے۔

صبح سویرے اٹھنا صحت کے لیے اچھا ہے۔

آسمان پر چاند چمک رہا ہے۔

آسمان میں ہوائی جہاز اڑتا ہے۔

میں ہندوستان میں رہتا ہوں۔

پکنک جانے سے خوشی ملتی ہے۔

سورج بہت گرم ہوتا ہے۔

© NCERT not to be republished

6. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو ہندی سے اردو میں خوش خط لکھیے :

महसूस, दिल बाग़ बाग़ होना, माहौल, वालिदैन, कश्ती, नद्दी,

ख़ामोश, फ़िज़ा, फूले नहीं समाना, तफ़सील, उस्ताद,

7. خوش خط لکھیے :

جماعت	....	....	....	....	....
پکنک	....	....	....	....	....
محسوس	....	....	....	....	....
متوجہ	....	....	....	....	....
منظر	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

نوٹ:

© NCERT
not to be republished

نوٹ:

© NCERT
not to be republished

نوٹ:

© NCERT
not to be republished